

The Holy Bible's Concept of Hell:

(An Analytical, Comparative and Descriptive Study)

One cannot get reward of one's good deeds or punishment of bad deeds fully in this world. The holy and sacred books of many religions teach the concept of life Hereafter and the Day of Judgment to their believers to receive the punishment of their bad deeds fully in hell. The Bible is one those primary books of the world religions which present the idea of Judgment and punishment in hell. This study presents the discussion and results of this very important question: What is the Bible's concept of hell?

Starting with the King James Bible which is also called the Authorized Version of the Bible, this study examines the relevant verses and passages of both the Old and New Testaments of the Modern Bibles in which the term hell has been used. This study also notes the various trends of modern Bibles regarding the use of Hell.

The use of the term in the Old Testament as well as in the New Testament has been inspected comparatively in eight Bibles published in English language during the twentieth century. Similarly, various terms, which have been used instead of hell in the Urdu Bibles of both the Catholic and Protestant Christians, have been studied to discover the

modern and postmodern trends regarding this important term.

This study also tries to discover and describe the types of those people who will be punished in the hell pointing to the bad deeds due to which they will be thrown into it.

بائبل کا تصورِ جہنم: ایک تجزیاتی، تقابلی اور وصفی مطالعہ

خورشید احمد سعیدی

لیکچرار شعبہ تقابلی ادیان، فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز (اصول الدین)، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

انسان کو اچھے یا بُرے اعمال کی جزایا سزا مکمل طور پر اس دنیا میں نہیں ملتی۔ ہر لحاظ سے پوری جزایا سزا کے لیے کئی ادیان و مذاہب میں آخری زندگی کا تصور پایا جاتا ہے۔ دین اسلام کے بنیادی مصادر یعنی قرآن و حدیث نے آخرت میں سزا اور عذاب کے مقام کو جہنم کا نام دیا ہے۔ قرآن و حدیث میں جہنم کے طبقات، عذاب کی انواع، اسباب و وجوہات وغیرہ امور کا مفصل ذکر ہے۔ اس تفصیلی ذکر نے جہنم کا ایک خاص تصور تشکیل دیا ہے۔ اسلام کے بنیادی اور ثانوی مصادر کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنے والوں نے جہنم کا ترجمہ لفظ Hell سے کیا ہے۔ انگریزی زبان پڑھنے لکھنے والوں کی بڑی تعداد یہودیوں اور عیسائیوں پر مشتمل ہے۔ معاصر یہودی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کی بنیادی کتب کے مجموعے کو تناخ (Tanakh) کہتے ہیں۔ تناخ کو مسیحی علمائے دین نے Old Testament یعنی عہد نامہ قدیم کا نام دیا ہے۔ کچھ مغربی مصنفین اسے Jewish Bible یعنی یہودیوں کی بائبل بھی کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفعِ آسمانی کے بعد مسیحی دنیا میں کئی مذہبی کتب، رسائل اور خطوط لکھے گئے۔ ان میں سے ستائیس کو منتخب کر کے New Testament یعنی عہد نامہ جدید کا نام دیا گیا۔ تقریباً پانچویں صدی عیسوی میں مسیحیوں نے عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کے مجموعے کو بائبل کا نام دیا۔ اس

طرح عیسائیوں کی بائبل بھی وجود میں آئی جو ان کے نزدیک Holy Bible یعنی مقدس کتاب ہے۔ اس کے اکثر ترجمے انگریزی زبان میں ہی ہوئے ہیں۔ اس کے عہد نامہ قدیم و جدید بھی جہاں ایک طرف حیات بعد الموت اور بعث بعد الموت کی تعلیم دیتے ہیں وہاں دوسری طرف بدکاروں، شریروں اور گناہ گاروں کو سزا اور عذاب کے مقام Hell سے بھی ڈراتے ہیں۔ اناجیل اربعہ میں خود سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب خطابات اور وعظ و نصائح میں بھی جہنم سے ڈرایا گیا ہے۔ اس پس منظر میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بائبل کا تصور جہنم کیا ہے؟

یہ سوال بہت اہم اور اس کا جواب اچھی خاصی بحث و تحقیق کا متقاضی اور بہت پیچیدہ بھی ہے (۱)۔ اس پیچیدگی کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً دنیا بھر کے مسیحیوں کی بھاری اکثریت چونکہ اصل عبرانی اور یونانی سے استفادہ کی بجائے صرف تراجم پر اتکا کرتی ہے اس لئے بائبل میں نہ صرف یہ کہ دنیا کی کئی زبانوں میں ملتی ہیں بلکہ ۱۹۰۰ تا ۱۹۸۲ء کے بیسیا سالوں میں صرف انگریزی زبان ہی میں سو سے زائد مختلف بائبلیں شائع ہو چکی ہیں (۲)۔ مزید برآں یہ مختلف بائبلیں جہنم سے متعلق اصل عبرانی اور یونانی اصطلاحات کا ترجمان زبانوں کے مختلف الفاظ و اصطلاحات سے پیش کرتی ہیں۔ اُن بائبلوں میں اگرچہ جہنم کا تذکرہ پایا جاتا ہے لیکن اس سے متعلق اُن کی عبارات اور بیانات مختلف ہیں۔ مثلاً ۱۶۱۱ء میں شاہ انگلستان جیمز کی دلچسپی پر باؤن منتخب عیسائی ماہرین بائبل نے جو بائبل تیار کی وہ کنگ جیمز ورژن (KJV) کے نام سے مشہور ہے (۳)۔ اسے مستند بائبل (Authorised Version) بھی کہتے ہیں۔ انیسویں صدی کے آخر تک اس انگریزی بائبل کو دنیائے عیسائیت میں بڑا مقام حاصل رہا اور اب بھی بہت سے عیسائیوں کے ہاں بائبل تو صرف کنگ جیمز بائبل ہے۔ تاہم انیسویں صدی عیسوی میں انگلینڈ کے کئی مسیحی علماء بالخصوص بشپ ڈاکٹر ولبر فورس (Wilberforce)، وکٹ (B. F. Westcott) اور ڈاکٹر ہورٹ (F. J. A. Hort) کو کنگ جیمز بائبل میں کئی خامیوں اور نقائص کا شدید احساس ہوا کیونکہ اُن کے مطابق یہ بہترین متن والے نسخوں پر مبنی نہیں ہے۔ اس لئے انیسویں

صدی کے زُلج ثالث کے دوران انہوں نے ایک اور بائبل تیار کرنا شروع کی جسے ۱۸۸۱ء میں ریوایزڈ ورژن (RV) کے نام سے پیش کر دیا گیا۔

اصطلاحات اور عبارات کی اچھی خاصی تعداد کو تو ریوایزڈ ورژن میں بدل دیا گیا (۴) لیکن متنوع تبدیلیاں جاری رہیں اور نئی نئی بائبلیں بازار میں آتی رہیں۔ مثلاً انگریزی زبان میں ریوایزڈ سٹینڈرڈ ورژن (RSV) کا عہد نامہ جدید ۱۹۴۶ء اور عہد نامہ قدیم ۱۹۵۲ء میں، ریوایزڈ سٹینڈرڈ ورژن کیسٹولک ایڈیشن (RSVC) کا عہد نامہ جدید ۱۹۶۵ء اور عہد نامہ قدیم ۱۹۶۶ء میں، نیو امریکن سٹینڈرڈ بائبل (NASB) ۱۹۷۱ء میں، نیو کنگ جیمز ورژن (NKJV) کا عہد نامہ جدید ۱۹۷۹ء اور عہد نامہ قدیم ۱۹۸۲ء میں، نیو انٹرنیشنل ورژن (NIV) کا عہد نامہ جدید ۱۹۷۳ء اور عہد نامہ قدیم ۱۹۷۸ء میں، گڈ نیوز بائبل (GNB) ۱۹۷۶ء میں، نیو ریوایزڈ سٹینڈرڈ ورژن (NRSV) کیسٹولک ایڈیشن ۱۹۸۹ء، کنٹیمپری انگلش ورژن (CEV) ۱۹۹۵ء میں وغیرہ۔ اور اردو زبان میں انیسویں صدی میں شائع کی گئی بائبلوں کے علاوہ بیسویں صدی کی کتاب مقدس، کلام مقدس، کتاب مقدس نیو اردو بائبل ورژن (NUBV) قابل ذکر ہیں۔

ان نئی بائبلوں نے جہاں بہت سی عبارات میں انواع و اقسام کے حذف و اضافے متعارف کروائے ہیں وہاں انہوں نے اُن ورژن میں بھی اہم نوعیت کی تبدیلیاں کر دی ہیں جن میں لفظ جہنم (Hell) مذکور تھا۔ ان تبدیلیوں کی وجہ سے جہنم سے متعلقہ تفاسیل بھی تغیرات کا شکار ہوئیں جس کے نتیجے میں جہنم کا پرانا تصور بھی برقرار نہیں رہ سکا۔ اب اس صورت حال نے مزید کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ کنگ جیمز بائبل کے مطابق جہنم (Hell) کا تصور کیا ہے؟ انگریزی اور اردو زبان میں مابعد کی مذکورہ بالا مشہور بائبلوں میں جہنم کے بارے میں کیا نئی باتیں متعارف کروائی گئی ہیں؟ ان جدید بائبلوں کی بنیاد پر اب جہنم کا کیا تصور بنتا ہے؟ جہنم میں داخل ہونے کے اسباب کیا ہیں؟ یہ مقالہ ان بائبلوں کو پیش نظر رکھ کر انہی سوالات سے بحث کرتا ہے۔

کنگ جیمز بائبل کے عہد نامہ قدیم میں جہنم:

انیسویں صدی کے رُبحِ ثالث تک باقی رہنے والے تصورِ جہنم کو سمجھنے کے لیے اگر کنگ جیمز بائبل کے عہد نامہ قدیم میں لفظ hell یا hell کو تلاش کیا جائے تو یہ اُس کی دس کتب یعنی کتاب استثناء (Deuteronomy)، سموئیل دوم (2-Samuel)، ایوب (Job)، زبور (Psalms)، امثال (Proverbs)، یسعیاہ (Isaiah)، حزقی ایل (Ezekiel)، عاموس (Amos)، یوناہ (Jonah) اور حزقو (Habakkuk) میں کل اکتیس بار ملتا ہے۔ پھر اُسے اسی بائبل کے عہد نامہ جدید میں تلاش کریں تو یہ اس کی سات کتابوں یعنی متی (Matthew)، مرقس (Mark)، لوقا (Luke)، اعمال (Acts)، یعقوب (James)، پطرس (Peter) کا دوسرا خط اور مکاشفہ (Revelation) میں تیس بار ملتا ہے۔ گویا کنگ جیمز بائبل میں Hell کا تذکرہ کل چوں (۵۴) بار ہوا ہے۔

جہنم سے متعلق درسز کا تفصیلی مطالعہ کرنے کے لیے ہم پہلے کنگ جیمز بائبل کے عہد نامہ قدیم کو لیتے ہیں۔

کنگ جیمز بائبل کے عہد نامہ قدیم میں جہنم والی درسز کا تجزیاتی بیان:

اس میں hell کا ذکر پہلے کتاب استثناء میں موسیٰ علیہ السلام سے منسوب ایک گیت میں واقع ہوا ہے۔ اس کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی گہری جگہ ہے اس میں خدا کے غصہ کی آگ ہے۔ اور یہ آگ ان لوگوں کو جلا کر بھسم کر دے گی جو خدا کے باغی ہیں، جو ایسا کام کرتے ہیں جو اُس کی نظر میں بُرا ہے (۵)۔

سموئیل دوم میں hell کا ذکر ایک بار ہوا ہے۔ اس سے صرف اتنا ظلم ہوتا ہے کہ جہنم میں sorrows یعنی دکھ اور غم ہیں (۶)۔ یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ یہاں بھی یہ لفظ ایک گیت میں ہے جسے حضرت داؤد علیہ السلام سے منسوب کیا گیا ہے۔ سموئیل دوم کے مصنف کے مطابق یہ گیت انہوں نے اُس وقت گایا جب خدا نے انہیں اُن کے سب دشمنوں اور ساؤل کے ہاتھ سے رہائی دی۔

ایوب کی کتاب جو دراصل شاعری اور نظم ہے میں لفظ hell دو بار ملتا ہے۔ اس کے

مطابق خدا اور اُس کا بھید آسمان کی طرح اونچا ہے اور hell سے زیادہ گہرا ہے۔ مزید یہ کہ Hell خدا کے حضور کھلا ہے (۷)۔

زبور کی کتاب میں hell سات بار ملتا ہے۔ یہ کتاب بھی ایک سو پچاس نظموں پر مشتمل شاعری ہے۔ hell کے بارے میں زبور کی کتاب بتاتی ہے کہ 'شریر اور وہ تمام قومیں جو خدا کو بھلا دیتی ہیں hell میں جائیں گے؛ حضرت داؤد علیہ السلام کی روح hell میں نہیں رہنے دی جائے گی؛ داؤد علیہ السلام کو hell کے دکھوں نے حکڑ لیا تھا؛ انہوں نے اپنے دشمنوں کے لیے بددعا کی کہ خدا انہیں hell کی گہرائی میں ڈال دے؛ خدا نے حضرت داؤد پر بڑا کرم فرمایا اور اُن کی روح کو hell سے نجات دی؛ hell میں بہت دکھ اور غم ہیں؛ اور اُس میں بستر بچھائے جاتے ہیں (۸)۔

امثال کی کتاب میں hell کا ذکر سات بار ہوا ہے۔ اس کے مطابق بیگانہ عورت کے قدم ایک آدمی کو hell تک پہنچا کر چھوڑتے ہیں؛ پرانی عورت کا گھر hell کا راستہ ہے؛ احمق عورت کے مہمان hell کی گہرائیوں میں پڑتے ہیں؛ Hell خدا کے سامنے ہے؛ صاحب عقل کی زندگی کا راستہ اوپر کو جاتا ہے تاکہ وہ نیچے hell میں نہ گرے بلکہ اُس سے دور چلا جائے؛ لڑکوں کی تادیب و تربیت میں چھڑی کا استعمال کرنا چاہئے تاکہ ان کی اردواح کو hell سے بچایا جاسکے؛ Hell اتنی وسیع اور کھلی ہے کہ کبھی نہیں بھرتی (۹)۔

یسعیاہ کی کتاب میں hell کا تذکرہ چھ بار ہوا ہے۔ اس کے مطابق وہ لوگ جن کی محظلوں میں بربط، ستار، دف، بین بانسری اور شراب، جیسی چیزیں ہوتی ہیں اُن کے لیے hell خود کو وسیع کرتا اور اپنا منہ بے انتہا کھولتا ہے۔ اُن کے عوام و خواص، عیاش و متکبر اُس میں ڈالے جائیں گے؛ بے انصاف اور غاصب حکمرانوں کے ساتھ ساتھ قاہر اور ظالم بادشاہ کا استقبال کرنے کے لیے Hell بے قرار ہے، اُس کے کیڑے انہیں آگے پیچھے ہر طرف سے لپٹ جائیں گے؛ اپنے خنث کو ستاروں سے بھی زیادہ بلند کرنے کے خواہش مند متکبر لوگ hell میں ڈال دیئے جائیں گے؛ بنی اسرائیل کے ایک قبیلہ بنی افراہیم کے حکمران اور رہنما شرابی، اُن کے کاہن شراب کے نشہ میں مست اور اُر بابل حمل و عقد جب

خدا تعالیٰ کے احکام کو بھول کر سرکشی کی حدیں پھلانگ گئے تو انہیں کہا گیا کہ ان پر سزا کا سیلاب آئے گا اور hell کے ساتھ انہوں نے جو معاہدے کر رکھے ہیں انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے۔ کیونکہ جھوٹ اور دروغ گوئی کسی کی پناہ گاہ نہیں بن سکتی۔ جب خدا کا عذاب آئے گا تو سب کچھ پامال ہو جائے گا؛ یہودی خدا کے احکام کی خلاف ورزی میں اس حد تک پہنچ گئے کہ انہوں نے صنم خانوں میں بتوں اور بت پرستی کو نہ صرف بحال کر دیا بلکہ وہ عبادت گا ہیں جو صرف خدا کی عبادت کے لیے مختص تھیں وہاں بھی وہ بتوں کو لے آئے، جادوگری اور زنا کاری میں خدا کی حدوں کو اتنا پامال کیا کہ یہ سحیاء کی کتاب انہیں 'زانی اور فاحشہ کے بچے، باغی اولاد، دغا باز نسل وغیرہ کے القابات دیتی ہے۔ وہ مجموعی طور پر ایک ایسی فاحشہ عورت کی طرح ہو گئے جو بناؤ سنگار کر کے، عطر اور خوشبوئیں لگا کر امراء اور دولت مندوں کو لبھاتی ہے۔ یوں برائیوں میں بڑھتے بڑھتے انہوں نے hell میں اپنا ٹھکانا بنا لیا (۱۰)۔

حزقی ایل کی کتاب میں hell چار بار مذکور ہے۔ اس کے مطابق شاہ معمر فرعون اور اس کے درباری شکیمر اور مغرور ہو گئے تو انہیں، اُن کے ہنواؤں اور دست و بازوؤں کو hell میں ڈال دیا گیا اور hell میں وہ طاقتور اُس سے مخاطب ہوں گے جنہوں نے اُن کی مدد کی تھی کہ وہ گہرائی میں جا پڑے ہیں، نامختون ہیں اور تلواروں سے مارے گئے ہیں، نامختونوں اور بڑے بڑے طاقتوروں کو اُن کے ہتھیاروں سمیت hell میں ڈال دیا گیا اور وہ اپنی تلواروں کو اپنے سروں کے نیچے رکھے، پڑے ہوئے ہیں، یہ زندوں کی سرزمین پر بڑے دہشت گرد تھے (۱۱)۔

عاموس کی کتاب میں hell کا ذکر ایک دفعہ ہوا ہے۔ اس کے مطابق بنی اسرائیل بت پرستی میں پڑ کر احکام خداوندی سے منحرف ہو گئے تو خدا نے فرمایا کہ یہ اگر مجھ سے بھاگ جانے کے لیے hell میں کیوں نہ جا چھپیں میرا ہاتھ اُن تک پھر بھی پہنچ جائے گا (۱۲)۔ یوناہ کی کتاب hell کے بارے میں صرف اتنا بتاتی ہے کہ جب یوناہ نے hell کی تہہ سے خدا تعالیٰ کو پکارا تو اُس نے اُس کی فریاد سنی (۱۳)۔

حقوق کی کتاب کے مطابق شرابی اور مغرور آدمی اپنے گھر میں نہیں ٹھہرتا بلکہ hell کی طرح اپنی خواہش اور ہوس بڑھاتا رہتا ہے (۱۴)۔

یہ تو تھا کنگ جیمز بائبل کے عہد نامہ قدیم میں تصورِ جہنم سے متعلقہ درسز کا مختصر تجربہ اور بیان۔ اب ہم اس کے عہد نامہ جدید میں جہنم کی تفصیل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

کنگ جیمز بائبل کے عہد نامہ جدید میں جہنم والی درسز کا تجزیاتی بیان:

اس کی انجیل متی میں لفظ hell نو بار ملتا ہے (۱۵)۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک

وعظ کو پہاڑی کا وعظ کہا جاتا ہے۔ یہ وعظ پانچویں باب سے شروع ہوتا ہے۔ اسی باب

میں hell تین بار واقع ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کو احمق کہے گا وہ آتشِ جہنم

میں جانے کے خطرے میں ہے۔ وہی آنکھ اور دہنے ہاتھ کے بارے میں آپ نے فرمایا

کہ اگر یہ ٹھوکر کھلائیں تو انہیں کاٹ کر پھینک دو کیونکہ یہ بہتر ہے کہ ایک عضو جاتا رہے

بجائے اس کے کہ اس کی موجودگی میں سارا بدن جہنم میں ڈال دیا جائے (۱۶)۔ اس کے

دسویں باب میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارہ شاگردوں کو منتخب فرمایا؛ انہیں

آسمان کی بادشاہت کے نزدیک آجانے کی منادی کرنے کے لیے روانہ کیا؛ اور نصیحت

فرمائی کہ اس راستے میں بہت سے خطرات کا سامنا ہوگا لیکن تم کسی سے مت ڈرنا؛ ڈرنا تو

صرف اُسی سے جو روح اور جسم کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہے (۱۷)۔ پھر گیارہویں باب میں

ہے کہ آپ علیہ السلام نے اُن شہروں کو ملامت کی جن میں بہت سے معجزے ظاہر کئے گئے

مگر وہاں کے لوگ ایمان نہ لائے۔ کفرحوم (Capernaum) شہر کو مخاطب کرتے ہوئے

فرمایا کہ اے کفرحوم تم جو آسمان تک بلند ہو hell میں ڈالے جاؤ گے (۱۸)۔ اس کے

سولہویں باب میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”تو Peter ہے اور اس چٹان پر میں اپنا

Church بناؤں گا اور hell کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ اس کے تیسویں

باب میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے یہودیوں کے ریاکار فقیہوں اور فریسیوں کو ملامت

کرتے ہوئے فرمایا کہ دروازے سفروں کے بعد جب کسی کو اپنا مزید بنا لیتے ہو تو اُسے

اپنے سے ڈگنا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔ انہیں مزید فرمایا کہ اُسے سانپو! اے افق کے بچو! تم

جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے؟۔

لوقا کی انجیل کے سولہویں باب میں آپ علیہ السلام سے منسوب ایک بے رحم دولتمند اور لعز مسکین کی تشیل میں لکھا ہے کہ جب لعز مسکین مراد وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی گود میں گیا جب کہ وہ دولت مند hell کے عذاب میں جا پڑا (۱۹)۔

کتاب اعمال کے مصنف نے اعمال کے باب دوم میں Peter کا وہ خطاب درج کیا ہے جو اُس نے یہودیوں اور یروشلم کے رہنے والوں سے کیا تھا۔ اس خطاب میں اُس نے زبور ۱۱۶: ۸ کی ورز کو اعمال ۲: ۲۵ تا ۲۸ میں باختلاف ڈہرایا ہے۔ ان میں حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ جملہ بھی ہے کہ ”تو میری روح کو hell میں نہ چھوڑے گا“۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے Peter نے کہا کہ یہ حضرت مسیح علیہ السلام سے متعلق ایک پیشین گوئی ہے کہ نہ تو اُن کی روح کو hell میں چھوڑا جائے گا اور نہ ہی اُن کا جسم وہاں سڑنے کی نوبت کو پہنچے گا (۲۰)۔

James جسے اردو پابلیش یعقوب لکھتی ہیں کے خط میں زبان کی برائیاں بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ ”جہنم کی آگ سے جلتی رہتی ہے“ (۲۱)۔

پیٹر کے دوسرے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ فرشتے ایسے بھی تھے جنہوں نے گناہ کیا تھا (۲۲)۔ خدا نے انہیں جہنم کے تاریک غاروں میں ڈال دیا۔ وہ وہاں عدالت کے دن تک قید میں رہیں گے (۲۳)۔

مکاشفہ کی کتاب میں hell کا ذکر چار درجہ میں ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ hell کی کنجیاں بھی ہوتی ہیں: hell ایک جگہ سے دوسری جگہ چل کر جاسکتی ہے: hell میں ڈالے گئے مردے انصاف کرنے والوں کے حوالے کئے جائیں گے: اور موت اور hell کو آگ کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا (۲۴)۔

کنگ جیمز بائبل میں جہنم کا تصور:

اس تجزیاتی تفصیل سے کنگ جیمز بائبل کے عہد نامہ قدیم میں مذکور جہنم کا یہ مختصر تصور بنتا ہے: ”جہنم میں خدا کے غصہ کی آگ ہے: جہنم میں دکھ اور غم ہیں: اس کی کوئی چیز

خدا سے پوشیدہ نہیں ہے؛ جہنم میں بستر بھی ہیں؛ جہنم اتنی وسیع اور کھلی ہے کہ کبھی نہیں بھرتی؛ جہنم میں کیڑے بھی ہیں جو جہنمیوں کو آگے پیچھے ہر طرف سے لپٹ جائیں گے۔“

کنگ جیمز بائبل کا عہد نامہ جدید اس تصور جہنم میں یہ اضافہ کرتا ہے: ”جہنم میں آگ ہے؛ روح اور جسم دونوں کو جہنم میں ہلاک کیا جاسکتا ہے؛ جہنم جائے سزا ہے؛ اس میں جسم سڑ جاتا ہے؛ اس میں تاریک غار ہیں؛ جہنم کی کنجیاں بھی ہیں؛ یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چل کر جاسکتی ہے؛ آخر میں جہنم کو آگ کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا۔“

کنگ جیمز بائبل کے مطابق اصحاب جہنم:

اس تجزیے سے ہمیں اس سوال کا جواب بھی مل جاتا ہے کہ کون کون لوگ جہنم میں جائیں گے؟ کنگ جیمز بائبل کے عہد نامہ قدیم کے مطابق جو لوگ خدا کے باغی ہیں؛ جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں جو خدا کی نظر میں برے ہیں؛ شریر اور خدا کو بھلا دینے والی تمام قومیں؛ بیگانہ اور پرانی عورت سے ناجائز تعلقات قائم کرنے والے مرد؛ احمق عورت کے مہمان بننے والے مرد؛ برہنہ، ستار، دف، بین بانسری اور شراب جیسی چیزوں سے اپنی محفلوں کو سجانے والے؛ بے انصاف اور غاصب حکمران؛ قاہر اور ظالم بادشاہ؛ اپنے تخت و تاج کو بلند کرنے والے متکبر؛ شراب کے نشہ میں مست رہنے والے سیاسی اور دینی قائدین؛ بت پرست اور خدا کی عبادت کے لیے مختص عبادت گاہوں کو صنم خانے بنانے والے؛ جادوگر، زنا کار اور خدا کی حدوں کو پامال کرنے والے؛ اور مخلوق خدا میں دہشت گردی کرنے والے لوگ جہنم میں جائیں گے۔

عہد نامہ جدید کے مطابق عذاب جہنم کے اسباب یہ ہیں: جو شخص اپنے بھائی کو احمق کہے؛ جو لوگ بہت سے معجزے دیکھیں مگر ایمان نہ لائیں؛ یہودیوں کے ریاکار فقہ اور فریسی؛ مساکین پر رحم نہ کرنے والے دولت مند؛ اور خدا کے نافرمان جہنم میں جائیں گے مگر خدا کے برگزیدہ بندوں کی رو میں چھوڑ نہ دی جائیں گی۔

کنگ جیمز بائبل کی بنیاد پر سامنے آنے والے اس قدیم تصور جہنم کو ملاحظہ کرنے کے بعد آئیے اب یہ دیکھیں کہ اس کے بعد پیش کی جانے والی جدید بائبلوں نے اس تصور میں

کیا تبدیلی کر دی ہے؟ اور اب جدید تصور جہنم کیا ہے؟
جدید بائبلوں کا جہنم سے معاملہ:

۱۸۸۱ء میں تیار کی جانے والی انگریزی بائبل ریواژڈ ورژن (RV) عام طور پر دستیاب نہیں ہے۔ اسی لئے بحث کا آغاز ہم ریواژڈ سٹینڈرڈ ورژن (RSV) سے کر سکتے ہیں۔ اس بائبل میں اگر عہد نامہ قدیم کی انہی اکتیس ورسز کا مطالعہ کیا جائے جن میں گنگ جہم بائبل نے لفظ hell استعمال کیا تھا تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ (RSV) کے مترجمین نے اُن میں کسی بھی جگہ hell کو باقی نہیں رہنے دیا۔ اس کی بجائے انہوں نے Sheol کو اختیار کیا۔ صرف دو جگہ یعنی امثال ۱۱:۱۵ اور ۲۰:۲۷ میں انہوں نے جدت پسندی کا مزید مظاہرہ کرتے ہوئے Abaddon لکھا ہے (۲۵)۔ عہد نامہ جدید میں ان کے رویے کی تین صورتیں ہیں۔ انہوں نے حیرہ جگہوں پر تو hell کو برقرار رکھا ہے لیکن نو ورسز میں اُس کی بجائے Hades اور ایک جگہ the powers of death کو اختیار کیا (۲۶)۔

جدید انگریزی بائبلوں میں نیو گنگ جہم ورژن (NKJV) بھی ہے۔ اس کے مترجمین نے عہد نامہ قدیم کی مذکورہ اکتیس میں سے اٹھارہ ورسوں میں hell کو تو برقرار رکھا۔ البتہ تیرہ جگہ انہوں نے اس کی بجائے Sheol (لکھ دیا ہے۔ اسی طرح عہد نامہ جدید کے کل تیس مقامات میں سے تیرہ میں hell کو باقی رکھا لیکن دس ورسوں میں ہیڈز (Hades) لکھ دیا ہے (۲۷)۔

بیسویں صدی میں تیار ہونے والی انگریزی زبان کی مقبول عام بائبلوں میں ریواژڈ سٹینڈرڈ ورژن کیسٹولک ایڈیشن (RSVC)، نیو ریواژڈ سٹینڈرڈ ورژن (NRSV) کا تھولک ایڈیشن ۱۹۸۹ء اور نیو امریکن سٹینڈرڈ بائبل (NASB) سر فہرست ہیں۔ ان بائبلوں نے بالاتفاق عہد نامہ قدیم کی مذکورہ اکتیس ورسز سے hell کو ہر جگہ Sheol سے بدل دیا ہے۔ البتہ عہد نامہ جدید میں ریواژڈ سٹینڈرڈ ورژن کیسٹولک ایڈیشن کا بقیہ دو سے حسب سابق مکمل اتفاق برقرار نہیں رہا۔ تینوں نے تیس ورسوں میں سے تیرہ میں تو hell کو پسند کیا لیکن بقیہ دس میں Hades لکھتے وقت ریواژڈ سٹینڈرڈ

ورژن نے بایں طور اختلاف کیا کہ متی ۱۸:۱۶ میں death اور مکافہ ۱۸:۱ اور ۲۰:۱۳ میں اس نے death and Hades لکھا۔

بیسویں صدی کے زلیخ اخیر میں مشہور ہونے والی بائبلوں میں نیو انٹرنیشنل ورژن (NIV)، گڈ نیوز بائبل (GNB) اور کنٹرییری انگلش ورژن (CEV) شامل ہیں۔ اگر ہم اُن میں غور کریں تو وہاں hell کے بارے میں صورت حال کچھ اور نظر آتی ہے۔ انہوں نے عہد نامہ قدیم میں hell کو باقی نہیں رہنے دیا۔ اس کے بدلے میں انہوں نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں وہ یہ ہیں: grave, death, the depths, the realm of: death, the world below, the world of dead۔

نیو انٹرنیشنل ورژن نے عہد نامہ قدیم میں hell کی بجائے پچیس ورسوں میں grave؛ چار میں death؛ ایک میں the realm of death اور ایک میں the depths لکھا ہے (۲۸)۔ اسی بائبل کے عہد نامہ جدید پر اگر غور کریں تو زیر غور تیس ورسوں میں سے چودہ ورسوں میں تو hell کا ذکر ملتا ہے لیکن بقیہ میں اب پانچ جگہ Hades، دو جگہ grave اور دو جگہ the depths لایا گیا ہے (۲۹)۔

گڈ نیوز بائبل نے عہد نامہ قدیم میں hell کی بجائے چار ورسوں میں grave؛ تین میں death؛ بائیس میں the world of the dead؛ ایک میں the world below لکھا ہے (۳۰) جبکہ امثال ۱۴:۲۳ کو ایسی عبارت میں لکھا ہے کہ جس میں مذکورہ الفاظ میں سے کسی کی ضرورت نہیں۔ گڈ نیوز بائبل نے عہد نامہ جدید میں پندرہ ورسوں میں تو hell کو چھوڑ دیا لیکن متی ۱۸:۱۶ میں اس کی بجائے death؛ دو جگہ Hades اور پانچ جگہوں پر the world of the dead کو متبادل کے طور پر پیش کیا ہے (۳۱)۔

کنٹرییری انگلش ورژن نے عہد نامہ قدیم میں hell کو سولہ ورسوں میں the world of the dead؛ تین میں grave؛ چار میں death؛ دو میں the world below؛ ایک جگہ the world of the death؛ ایک جگہ the spirit of the

dead؛ ایک جگہ as dead؛ اور ایک جگہ deep into the earth سے بدلا ہے؛ دو جگہ درس کو ایسی عبارت میں لکھا ہے کہ جس میں مذکورہ الفاظ میں سے کسی کی ضرورت نہیں (۳۲)۔ اپنے عہد نامہ جدید میں اس بائبل نے سات درسوں میں hell کو death، grave، the world of the death، death's kingdom سے تبدیل کیا ہے۔ (۳۳)۔

جدید انگریزی بائبلوں کے عہد نامہ قدیم میں جہنم کا تقابلی تصور:
عہد نامہ قدیم میں جہنم کے بارے میں انگریزی بائبلوں کے رجحان کے مذکورہ بالا اجمالی بیان کو جدول کی مدد سے درج ذیل تفصیلی شکل میں ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ اس سے ان بائبلوں کی ترجیحات اور انتخاب اصطلاحات جدیدہ کا تقابلی جائزہ بھی آسانی سے لیا جاسکتا ہے۔

CEV	GNB	NIV	RSV, RSVC NRSV, NASB	NJKV	درس/بائبل
the world of the dead	the world below	the realm of death	sheol	hell	متنبہ ۲۲:۳۲
the world of the dead	grave	grave	sheol	sheol	۲ سوئیل ۶:۲۲
grave	the world of the death	grave	sheol	sheol	ایوب ۱۱:۸
death	the world of the death	death	sheol	sheol	ایوب ۲۶:۶

the world of the dead	death	grave	sheol	hell	زبور ۹: ۱۷
grave	the world of the dead	grave	sheol	sheol	زبور ۱۰: ۱۶
the world of the dead	grave	grave	sheol	sheol	زبور ۵: ۱۸
the world of the dead	the world of the dead	grave	sheol	hell	زبور ۱۵: ۵۵
grave	grave	grave	sheol	sheol	زبور ۱۳: ۸۶
its (i.e. of death)	grave	grave	sheol	sheol	زبور ۳: ۱۱۶
the world of the dead	the world of the dead	the depths	sheol	hell	زبور ۸: ۱۳۹
the world of the dead	the world of the dead	grave	sheol	hell	امثال ۵: ۵
the world of the dead	the world of the dead	grave	sheol	hell	امثال ۲۷: ۷
dead	the world of the dead	grave	sheol	hell	امثال ۱۸: ۹
the world of the death	the world of the dead	death	sheol	hell	امثال ۱۱: ۱۵
death	death	grave	sheol	hell	امثال ۲۴: ۱۵
×	×	death	sheol	hell	امثال ۱۳: ۲۳

death	the world of the dead	death	sheol	hell	امثال ۲۰:۲۷
the world of the dead	the world of the dead	grave	sheol	sheol	یسعیاہ ۱۴:۵
the world of the dead	the world of the dead	grave	sheol	hell	یسعیاہ ۱۴:۹
the world of the dead	the world of the dead	grave	sheol	sheol	یسعیاہ ۱۴:۱۵
the world of the dead	the world of the dead	grave	sheol	sheol	یسعیاہ ۲۸:۱۵
the world of the dead	the world of the dead	grave	sheol	sheol	یسعیاہ ۲۸:۱۸
spirit of the dead	the world of the dead	grave	sheol	sheol	یسعیاہ ۵۷:۹
the world below	the world of the dead	grave	sheol	hell	حزقی ایل ۳۱:۱۶
the world below	the world of the dead	grave	sheol	hell	حزقی ایل ۳۱:۱۷
the world of the dead	the world of the dead	grave	sheol	hell	حزقی ایل ۳۲:۲۱
×	the world of the dead	grave	sheol	hell	حزقی ایل ۳۲:۲۷

deep into the earth	the world of the dead	grave	sheol	hell	عاموس ۲:۹
the world of the dead	the world of the dead	grave	sheol	sheol	یوناہ ۲:۲
the world of the dead	death	grave	sheol	hell	حقوق ۵:۲

اس جدول کے پہلے اور دوسرے کالم میں شامل بائبلوں نے اگرچہ hell کو sheol سے بدلنے میں اتفاق کیا ہے لیکن پھر بھی اشارہ و رسز میں اُن کا اختلاف واضح ہے۔ اسی طرح آخری دو کالموں کی دونوں بائبلیں اگرچہ hell کو the world of dead سے تبدیل کرنے میں دس سے زائد ورسز میں اتفاق کرتی ہیں لیکن ورسز میں انہوں نے نہ صرف بعض ورسز میں hell کا کوئی نہ کوئی متبادل اختیار کیا بلکہ بعض جگہ اسے بالکل حذف بھی کر دیا ہے۔ NIV کا اختلاف بقیہ بائبلوں سے شدید نوعیت کا ہے۔ اس نے چار ورسز کے سوا ہر جگہ hell کی بجائے grave لکھا ہے۔

جدید انگریزی بائبلوں کے عہد نامہ جدید میں جہنم کا تقابلی تصور:

عہد نامہ جدید میں جہنم کے بارے میں انگریزی بائبلوں کے مذکورہ صدر رُجحان کے اجمالی بیان کو تفصیل سے درج ذیل جدول کی مدد سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ جس سے اُن کے درمیان اختلافات کا تقابلی جائزہ بھی لیا جاسکتا ہے:

CEV	GNB	NIV	NRSV, NASE NKJV	RSV, RSVC	درسز/ بائبل
hell	hell	hell	hell	hell	متی ۲۲:۵
hell	hell	hell	hell	hell	متی ۲۹:۵

hell	hell	hell	hell	hell	متی ۳۰:۵
hell	hell	hell	hell	hell	متی ۲۸:۱۰
hell	hell	the depths	Hades	Hades	متی ۲۳:۱۱
death	death	Hades	Hades	powers of death	متی ۱۸:۱۶
hell	hell	hell	hell	hell	متی ۹:۱۸
hell	hell	hell	hell	hell	متی ۱۵:۲۳
hell	hell	hell	hell	hell	متی ۳۳:۲۳
hell	hell	hell	hell	hell	مرقس ۴:۹
hell	hell	hell	hell	hell	مرقس ۴:۹
hell	hell	hell	hell	hell	مرقس ۴:۹
hell	hell	the depths	Hades	Hades	لوقا ۱۵:۱۰
hell	hell	hell	hell	hell	لوقا ۱۲:۵
hell	Hades	hell	Hades	Hades	لوقا ۲۳:۱۶
grave	the world of the dead	grave	Hades	Hades	اعمال ۲:۲۷
grave	the world of the dead	grave	Hades	Hades	اعمال ۳:۱۱
hell	hell	hell	hell	hell	یعقوب ۶:۳
hell	hell	hell	hell	hell	۲ پطرس ۴:۲

the world of the death	the world of the dead	Hades	Hades	Hades	مکاشفہ ۱۸:۱
death's kingdom	Hades	Hades	Hades	Hades	مکاشفہ ۸:۶
its kingdom	the world of the dead	Hades	Hades	Hades	مکاشفہ ۱۳:۲۰
its kingdom	the world of the dead	Hades	Hades	Hades	مکاشفہ ۲۰:۱۴

یہ جدول ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ آٹھ New Testaments نے تیرہ درسز میں بالاتفاق hell لکھا ہے جبکہ بقیہ دس درسز میں اُن کی تبدیلیاں مختلف ہیں۔ پہلے دو کالم پانچ New Testaments کے دو گروپوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ متی ۱۸:۱۶ کی درسز میں اختلاف جبکہ بقیہ ہر جگہ اتفاق کرتے ہیں۔ ایک گروپ کے مطابق hell کی بجائے powers of death ہونا چاہئے جبکہ دوسرے کے مطابق hades۔ لیکن بیسویں صدی کے ٹنڈے اخیر میں شائع ہونے والی انگریزی بائبل میں اگرچہ کئی درسز میں hell کی بجائے hades اور grave اختیار کرنے پر اتفاق کرتی ہیں لیکن کئی درسز میں اختلاف کر کے متنوع رجحانات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ جیسا کہ اسی جدول سے واضح ہے۔

اس بحث، تجزیے اور جدولوں نے جہاں ایک طرف بائبل کے نئے رجحانات اور جدید تصورِ جہنم کو واضح کرنے میں مدد کی ہے وہاں اُنہوں نے کئی سوالات کو بھی جنم دیا ہے۔ مثلاً شیول اور ہیڈز کیا ہیں؟ کیا یہ احوال ہیں جو انسان پر بعد از مرگ طاری ہوتے ہیں یا کہ یہ مقامات ہیں جہاں مردے رہتے ہیں؟ آئیے دیکھتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی علمائے بائبل کی اپنی تحقیقات کے مطابق ان سوالات کے کیا جوابات سامنے آتے ہیں؟

شیول کیا ہے؟

انسائیکلو پیڈیا جوڈائیکا (Encyclopaedia Judaica) جو کہ یہودیوں کا ایک مستند مرجع ہے اس میں ایک یہودی مقالہ نگار لفظ شیول کی توضیح یوں کرتا ہے:

”پہلے ثانی کی تباہی سے پہلے دو صدیوں تک یہودی قوم قدیم اسرائیلیوں کے تصور شیول کی حامل رہی۔ اس تصور کے مطابق شیول نیک و بد کردار تمام مردوں کا چلی دنیا (the netherworld) میں تاریک مسکن ہے۔ تاہم جب اس عرصے کے دوران یہودیت میں بعد از موت انفرادی عذاب کے تصور نے ترقی کی تو دونوں عہد ناموں کے درمیانی عرصہ کی مختلف تحریروں میں شیول کا معنی اور تصور کئی تبدیلیوں میں سے گزرا۔ ان تحریروں میں سے کچھ کے مطابق شیول کے کئی درجے ہیں۔ ان میں سے نچلے درجوں میں بعث بعد الموت سے پہلے بد کردار مردوں کو متنوع عذاب دیے جاتے ہیں جبکہ نیک کردار فوت شدگان شیول کے سب سے اعلیٰ درجے میں خوشیوں اور نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہتے ہیں۔ بعض دوسری تحریروں کے مطابق شیول کی جگہ جہنم (Gehinnom) نے لی یعنی وہ جگہ جہاں لعنتی لوگ کو عذاب ہوتا ہے جبکہ نیک لوگ بعد از موت فوراً یا بعث بعد الموت باغ عدن میں آسائشوں اور خوشیوں میں رہتے ہیں۔“ (۳۴)

کیسٹولک عیسائیت کے ایک مستند مرجع نیو کیسٹولک انسائیکلو پیڈیا کا ایک عیسائی مقالہ نگار شیول کے بارے میں وضاحت کرتا ہے:

ابتدائی عبرانی قوم کے خیال میں مرنے کا مطلب شیول میں اترنا تھا جہاں نیک اور بد کو یکساں طور پر ایک آفت بھری صورت حال سہنا پڑتی تھی۔ بعد میں جب ایمان و عقیدہ پروان چڑھا اور لوگ مرنے کے بعد جی اٹھنے سے پہلے جزا و سزا کے وجود کو ماننے لگے تو شیول کے معنی اور مفہوم پر آراء مختلف ہو گئیں۔ لہذا Gehennai وہ جگہ تسلیم کی گئی جو برے اور بد کردار لوگوں کے

لئے مختص ہے جبکہ ابراہیم کی گود نیک کردار لوگوں کا مسکن بن گئی۔ اگرچہ یہودی تصور کے مطابق اس وقت بہشت (paradise) سے مراد جنت (heaven) نہیں ہے لیکن جو نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی شاہانہ طاقت اور اختیار کے ساتھ آئیں گے تو تائب اور نادم لوگوں کو ان کی معیت کی خوش یقینا نصیب ہوگی۔ (۳۵)

ان مقالہ نگاروں کے مندرجہ بالا موقف سے اگرچہ یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہودیوں کے ابتدائی تصور کے مطابق شیول نیک اور بد کردار دونوں طرح کے مردوں کا مسکن ہے اور بعد میں شیول کے معنی اور مفہوم میں اختلاف ہوا تو بد کرداروں اور گناہ گاروں کے لیے جہنم جبکہ نیکو کاروں اور فرمانبرداروں کے لیے ابراہیم کی گود کا عقیدہ سامنے آیا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قدیم اور متروک تصور کو جدید بائبلوں نے دوبارہ کیوں اختیار کیا؟ کیا ان مترجمین بائبل نے غلطی کی جنہوں نے شیول کی جگہ جہنم لکھا تھا؟ یا وہ غلطی کر رہے ہیں جنہوں نے اس کی جگہ اب قبر وغیرہ لکھنا شروع کیا ہے؟

اغلب یہ ہے کہ ان سوالات کے جواب علمائے بائبل پر مکمل طور پر واضح نہیں ہیں۔ نیو کیتھولک انسائیکلو پیڈیا کا مقالہ نگار لکھتا ہے کہ لفظ شیول عہد نامہ قدیم میں مرنے کے بعد کے عالم پر دلالت کرنے کے لیے ساٹھ سے زائد بار وارد ہے۔ مگر اس کے ماخذ کے بارے میں یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ کس سے مشتق ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ 'مسائل' سے ماخوذ ہے جس کا معنی طلب کرنا، یا سوال کرنا ہے۔ اس بنا پر شیول ایک ایسی جگہ ہے جو ہل من مزید کا نعرہ لگاتی رہتی ہے یا یہ وہ جگہ ہے جہاں مردوں سے سوالات کئے جاتے ہیں۔ اس معنی میں یہ امثال ۲۰:۲ اور امثال ۳۰:۱۵ تا ۱۶ میں وارد ہے۔ دوسرے قول کے مطابق یہ اس مصدر سے مشتق ہے جس کا معنی کھوکھلا یا گہرا ہوتا ہے؛ تیسرے قول کے مطابق یہ اس مصدر سے مشتق ہے جس کا معنی ہے بچلا۔ چوتھے قول کے مطابق یہ اس مصدر سے مشتق ہے جس کا معنی ہے ویران، غموں کا گھر۔ ان آراء کا ذکر کرنے کے بعد مقالہ نگار لکھتا ہے کہ بائبل میں یہ ایک ایسی جگہ کی نشاندہی کرتا ہے جو مکمل طور پر مجہول ہے۔ جہاں

کوئی شخص مرکری جاتا ہے چاہے مرنے والا نیک ہو یا بد، امیر ہو یا تنگ دست۔ (۳۶)
 جب شیول، اس کا مشتق منہ، اس کا حتمی معنی اور محل وقوع بائبل کے صاحبان علم اور
 ماہرین کتب مقدسہ پر بہت مجھول ہے اور وہ قطعیت سے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا
 سکتے تو وہ یقین سے اس اصل عبرانی کلمے کا مدلول بھی متعین نہیں کر سکتے۔ شاید ترجیح بلا مرجح
 کے تحت جدول میں آتا ہے بائبل میں لکھ دیتے ہیں۔

اس تجزیے سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ چند ایک کے استثناء کے ساتھ مشہور
 و معروف انگریزی بائبلوں کے عہد نامہ قدیم میں جہنم کا تصور ختم ہو گیا ہے۔ یہ پہلے شیول
 (Sheol) سے تبدیل کیا گیا۔ پھر آگے چل کر 'the world of the dead'، یعنی عالم
 الموتی، پھر 'the world of the death'، یعنی عالم الموت، بعد ازاں یہ death یعنی
 موت، حتیٰ کہ یہ grave یعنی قبر میں بدل گیا ہے۔ عہد نامہ جدید میں جہنم کا ذکر اگر چہ اب
 بھی باقی ہے لیکن یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہاں بھی متعدد دوسروں میں اس کے بدلے میں
 grave, death, the world of the dead کے علاوہ Hades بھی لایا گیا ہے
 جس سے hell کے ذکر کی کثرت کو قلت سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جہنم کو شامل و سر قلیل ہو
 گئیں تو اس کا وہ تصور بھی برقرار نہیں رہ سکا جو ماضی میں تھا۔ یہاں ایک معنی سوال پیدا ہوتا
 ہے کہ یہ Hades کیا ہے؟ جس کا استعمال اکثر بائبلوں میں نظر آتا ہے۔

ہیڈز کیا ہے؟

ہیڈز کو سمجھنے کے لیے ہم ایک دفعہ پھر نیو ٹیسٹولک انسائیکلو پیڈیا کی طرف رجوع کرتے
 ہیں۔ Hades کے عنوان پر مقالہ لکھنے والے I. H. Gorski نے کہا ہے کہ

Hades دراصل چلی دنیا کے ایک یونانی دیوتا کا نام تھا۔ بعد میں اس کا
 اطلاق مردوں کے مسکن پر کیا جانے لگا۔ ہنٹادی ترجمے نے عبرانی لفظ شیول کا
 ترجمہ اسی اصطلاح سے کیا، جو مردوں کی آخری رہائش گاہ ہے۔ وہ متی اور لوقا
 کی انجیلوں کا حوالہ دیتے ہوئے مزید یہ کہتا ہے کہ Hades زمین کی
 گہرائیوں میں واقع ہے۔ (۳۷)

گورسکی کے اس بیان سے بھی کوئی حتمی جواب نہیں ملتا۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ ہنٹادی ترجمہ کے مترجمین پر انحصار کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہے کہ Hades شیول کے ہم معنی ایک اصطلاح ہے۔ شیول عبرانی جبکہ ہیڈز یونانی زبان کا لفظ ہے۔ یہ بلحاظ معنی مترادف ہیں۔ گویا شیول کی توفیح کے لیے انسائیکلو پیڈیا جوڈائیکا اور نیو کیٹھولک انسائیکلو پیڈیا نے جو کچھ کہا تھا وہی ہیڈز کے لیے بھی کہا جاسکتا ہے۔ اُن کی توفیح سے جیسے شیول کا کوئی حتمی اور قطعی معنی سامنے نہیں آیا ویسی ہی صورت حال ہیڈز کی بھی بن جاتی ہے۔ وہ عہد نامہ قدیم میں مجہول یہ عہد نامہ جدید میں نامعلوم۔

خُلی دُنیا کیا ہے؟

مندرجہ بالا بحث میں ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض بائبلوں میں hell کی بجائے 'the world below' کی اصطلاح اختیار کی گئی ہے جسے خُلی دُنیا بھی کہا جاسکتا ہے۔ یہ کون سی دُنیا ہے؟ انسائیکلو پیڈیا جوڈائیکا میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے:

”خُلی دُنیا کے بارے میں بائبل کی عبارتیں غیر واضح ہیں اور وہ قدیم مشرقی داستانوں سے لی گئی ہیں۔ مردوں کے مسکن کو کئی نام دیئے گئے ہیں ان میں سب سے عام شیول ہے جو ہمیشہ مؤنث اور اسم معرفہ کی کسی علامت کے بغیر استعمال ہوا ہے۔ یہ اصطلاح دوسری سامی زبانوں میں موجود نہیں ہے اور اگر کہیں مل بھی جائے تو وہ عبرانی شیول سے ہی مستعار ہوتی ہے۔ اس کا اشتقاق غیر واضح ہے۔ بہر حال یہ خُلی دُنیا زمین کے نیچے یا پہاڑوں کے نیچے یا پھر پانیوں کے نیچے کہیں واقع ہے۔“ (۳۸)

اس توضیحی بیان کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ بائبل کی جو عبارت قدیم مشرقی داستانوں سے لی گئی ہیں وہ ایک شخص کو کھوک و شبہات میں ہی ڈالتی ہیں۔ موضوع سے متعلق اُلجھن کو سلجھاتی نہیں ہیں۔ مذکورہ اقتباس سے یہ علم بھی ہوتا ہے کہ خُلی دُنیا مردوں کا مسکن ہے۔ یہ اور شیول ایک ہی شے کے دو نام ہیں۔

مذکورہ بالا بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ بیسویں صدی کی جدید انگریزی بائبلوں کے عہد نامہ قدیم کا

تصورِ جہنم کوئی متفق علیہ تصور نہیں ہے۔ اس میں انہوں نے hell کو اتنی متنوع اصطلاحات سے بدلا ہے کہ ہر عہد نامہ قدیم کا اپنا منفرد تصورِ جہنم تو نگھیل دیا جاسکتا ہے لیکن ان سب کی بنیاد پر جہنم کی ایک ایسی تصویر پیش کرنا جو سب کے لیے قابل قبول ہو، ناممکن ہے۔

یہی نتیجہ ایک حد تک عہد نامہ جدید پر بھی منطبق ہوتا ہے۔ تاہم تیرہ ورسز میں انہوں نے بالاتفاق Hell کو اختیار کیا ہے۔ ان میں سے دو جیمز اور پیٹر کے خطوط میں جبکہ بقیہ گیارہ پہلی تین اناجیل میں مندرج حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے منسوب اقوال میں سے ہیں۔ ان تیرہ ورسز کی بنیاد پر جہنم سے متعلق جو معلومات سامنے آتی ہیں ان کے مطابق جو شخص اپنے بھائی کو احمق کہے گا وہ آتشِ جہنم میں جانے کے خطرے میں ہے۔ آنکھ اور ہاتھ اگر ٹھوکر کھلائیں تو انہیں کاٹ کر پھینک دینا بہتر ہے تاکہ ایک عضو جاتا رہے بجائے اس کے کہ اس کی موجودگی میں سارا بدن جہنم میں ڈال دیا جائے۔ مذہب کی منادی کرنے والوں کو صرف خدا سے ڈرنا چاہئے جو روح اور جسم کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ یہودیوں کے ریاکار فقیہ اور فریسی دور دراز کے سفروں کے بعد جب کسی کو اپنا مرید بنا لیتے تو اسے اپنے سے ڈگنا جہنم کا فرزند بنا دیتے۔ وہ جہنم کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ زبانِ جہنم کی آگ سے جلتی رہتی ہے۔ خدا نے گناہ گار فرشتوں کو جہنم کے تاریک غاروں میں ڈال دیا۔ وہ وہاں عدالت کے دن تک قید میں رہیں گے۔

ان معلومات سے جہنم میں جانے کے چند اسباب تو واضح ہوتے ہیں یعنی اپنے بھائی کو احمق کہنا، آنکھ اور ہاتھ کا غلط استعمال اور ریا کاری کرنا مگر جہنم کے بارے میں صرف تین باتیں علم میں آتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں آگ ہے، دوسرا یہ کہ اس میں جسم اور روح ہلاک ہو سکتے ہیں اور تیسرا یہ کہ اس میں تاریک غار ہیں۔

کنگ جیمز بائبل اور جدید بائبلوں کے تصورِ جہنم کا تقابل:

عہد نامہ جدید میں قدیم اور جدید تصورِ جہنم کے حوالے سے جو بحث اب تک ہوئی ہے اسے درج ذیل تقابلی انداز میں پیش کیا جاسکتا ہے جو یہ واضح کرتا ہے کہ قدیم تصورِ جہنم کیا تھا

اور اب اس میں سے کتنا باقی بچا ہے۔

جہنم میں کون ڈالے جائیں گے؟	جہنم کیسا ہے؟	
جہنم میں اپنے بھائی کو احمق کہے؛ جو لوگ بہت سے معجزے دیکھیں مگر ایمان نہ لائیں؛ یہودیوں کے ریاکار فقہ اور فریسی؛ مساکین پر رحم نہ کرنے والے دولت مند؛ خدا کے نافرمان جہنم میں جائیں گے مگر خدا کے برگزیدہ بندوں کی روحیں چھوڑ نہ دی جائیں گی۔	جہنم میں آگ ہے؛ روح اور جسم دونوں کو جہنم میں ہلاک کیا جاسکتا ہے؛ جہنم جائے سزا ہے؛ اس میں جسم سڑ جاتا ہے؛ اس میں تاریک غار ہیں؛ جہنم کی کنجیاں بھی ہیں؛ یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چل کر جاسکتی ہے؛ آخر میں جہنم کو آگ کی تھیل میں ڈال دیا جائے گا۔	کنگ جیمز بائبل کا جواب
جو اپنے بھائی کو احمق کہے گا؛ جو آنکھ اور ہاتھ کا غلط استعمال کرے گا؛ اور جو ریا کاری کرے گا۔	جہنم میں آگ ہے؛ اس میں جسم اور روح ہلاک ہو سکتے ہیں اور اس میں تاریک غار ہیں۔	جدید بائبلوں کا جواب

انگریزی زبان میں شائع کی جانے والی بائبلوں میں تصور جہنم کی بحث کو سمیٹنے کے بعد اب ہم برصغیر میں شائع کی جانے والی اردو بائبلوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اردو بائبلوں کا تصور جہنم:

پادری برکت اللہ کے بقول اردو زبان میں انجیل کے ترجمے کا آغاز ڈنمارک کے پادری شلٹر کے ذریعے ۱۸۳۰ء میں ہوا (۳۹)۔ اردو بائبلیں چونکہ زیادہ تر انگریزی اور کچھ عربی بائبلوں کے تتبع میں اور ان کے زیر اثر تیار ہوئیں ہیں (۴۰) اور تعداد میں نسبتاً کم بھی ہیں اس لئے یہ تصور جہنم کے ارتقاء میں ذہ مراطل اور تنوع پیش نہیں کرتیں جو انگریزی زبان کی بائبلوں میں ملاحظہ کیے گئے ہیں۔ اس کے باوجود بھی ان کے تصور جہنم میں ایک گونہ ترقی اور معاصر جذبات کا اثر ضرور پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں بحث، تجزیے اور تحلیل سے پہلے درج ذیل نقشہ ملاحظہ کر لیتا تا بعد کے مطالب کو واضح کرنے میں کافی مدد و معاون

ثابت ہو سکتا ہے۔

اردو بائبلوں کے عہد نامہ قدیم میں جہنم کا تقابلی تصور:

ورسز/بائبل	ویشیہ عتیق ء۱۸۲۹ء	پرانا عہد نامہ ء۱۸۶۷ء	کتاب مقدس ء۱۹۰۰ء	کلام مقدس ء۱۹۵۶ء	نیو اردو بائبل ء۲۰۰۵ء
تثنیہ ۲۲:۳۲	جہنم	جہنم	پاتال	عالم اسفل	پاتال
۲ سموئیل ۶:۲۲	جہنم	گور	پاتال	عالم اسفل	پاتال
ایوب ۱۱:۸		پاتال	پاتال	عالم اسفل	پاتال
ایوب ۶:۲۶		پاتال	پاتال اور جہنم	عالم اسفل	پاتال اور جہنم
زبور ۹:۱۷		جہنم	پاتال	عالم اسفل	عالم اسفل
زبور ۱۶:۱۰		قبر	پاتال	عالم اسفل	پاتال
زبور ۱۸:۵		قبر	پاتال	عالم اسفل	پاتال
زبور ۱۵:۵۵		پاتال	پاتال	عالم اسفل	پاتال
زبور ۸۶:۱۳		پاتال	پاتال	عالم اسفل	پاتال
زبور ۱۱۶:۳		قبر	پاتال	عالم اسفل	پاتال
زبور ۱۳۹:۸		پاتال	پاتال	عالم اسفل	پاتال
امثال ۵:۵		جہنم	پاتال	عالم اسفل	پاتال
امثال ۷:۷		پاتال	پاتال	عالم اسفل	پاتال
امثال ۹:۱۸		جہنم	پاتال	عالم اسفل	پاتال
امثال ۱۱:۱۵		پاتال	پاتال اور جہنم	عالم اسفل اور ابدون	پاتال اور جہنم
امثال ۲۳:۱۵		جہنم	پاتال	عالم اسفل	قبر

۱۴:۲۳	جہنم	پاتال	عالم اسفل	پاتال
۲۰:۲	پاتال	پاتال	عالم اسفل	پاتال
۱۳:۵	پاتال	پاتال	عالم اسفل	پاتال
۹:۱۴	پاتال	پاتال	عالم اسفل	پاتال
۱۵:۱۴	پاتال	پاتال	عالم اسفل	پاتال
۱۵:۲۸	عالم غیب	پاتال	عالم اسفل	پاتال
۱۸:۲۸	عالم غیب	پاتال	عالم اسفل	پاتال
۹:۵۷	جہنم	پاتال	عالم اسفل	پاتال
۱۶:۳۱	پاتال	پاتال	عالم اسفل	قبر
۱۷:۳۱	پاتال	پاتال	عالم اسفل	قبر
۲۱:۳۲	پاتال	پاتال	عالم اسفل	پاتال
حزقی ایل ۳۲: ۲۷	پاتال	پاتال	عالم اسفل	قبر
عاموس ۲:۹	پاتال	پاتال	عالم اسفل	قبر
یوناہ ۲:۲	پاتال	پاتال	عالم اسفل	پاتال
حقوق ۵:۲	پاتال	پاتال	عالم اسفل	قبر

انیسویں صدی میں ہندوستان سے شائع ہونے والے وثیقہ متیق ۱۸۲۹ء نے جہنم کو بحال رکھا ہے (۳۱)۔ عہد نامہ قدیم مطبوعہ ۱۸۶۷ء نے hell کے لئے 'جہنم، گور، پاتال، قبر اور عالم غیب' کی اصطلاحیں استعمال کیں (۳۲)۔ تاہم اردو بامبلوں میں اس وقت زیادہ مشہور پروٹسٹنٹ مسیحیوں کی 'کتاب مقدس' تیار کردہ ۱۹۰۰ء ہے۔ اس نے

Hell کے بدلے عہد نامہ قدیم میں دو اصطلاحات اختیار کیں ہیں یعنی پاتال اور جہنم (۴۳)۔ جبکہ اردو خواں کیتھولک عیسائیوں کی بائبل 'کلام مقدس'، مطبوعہ ۱۹۵۶ء کے عہد نامہ قدیم میں صرف ایک اصطلاح 'عالم اسفل' اختیار کی گئی ہے (۴۴)۔ مزید برآں کتاب مقدس نے امثال ۱۱:۱۵ میں 'پاتال اور جہنم' اور کلام مقدس نے 'عالم اسفل اور ابڈون' استعمال کیا ہے۔

کتاب مقدس چونکہ بیسویں صدی کے آغاز ہی میں تیار ہو کر شائع ہوئی اس لئے ۱۸۸۱ء میں تیار کی گئی انگریزی بائبل Revised Version کا اس پر نہ صرف یہ کہ زیادہ اثر ہوا بلکہ یہ تقریباً اسی کا ترجمہ ہے (۴۵)۔ 'کلام مقدس' کو بیسویں صدی کے تقریباً وسط میں تیار کیا گیا۔ لہذا اس کے عہد نامہ قدیم کے تصور جہنم پر اس دور کی تنقیدی تحقیقات کے زیر اثر تیار کی گئی انگریزی بائبلوں مثلاً ریوائرڈ سٹینڈرڈ ورژن (RSV) کا اثر بھی ہوا۔ اس لئے اس کے مترجمین نے عہد نامہ قدیم میں جہنم کی بجائے عالم اسفل اور ابڈون کو اختیار کیا۔ البتہ اب اردو بائبلوں میں ۲۰۰۵ء میں شائع کی جانے والی 'نیو اردو بائبل' کا اضافہ ہوا ہے تو ہمیں اردو خواں عیسائیوں کے تصور جہنم میں بھی ایک نیا پہلو اور جدید اضافہ نظر آتا ہے۔ اس بائبل نے hell کے بدلے 'پاتال، جہنم، عالم اسفل' اور چھ جگہ پر 'قبر' کو بھی اختیار کیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا نقشہ سے واضح ہے۔ اس بائبل کا ایک حیران کن امر یہ ہے اگرچہ یہ انگریزی بائبل نیو انٹرنیشنل ورژن کا ترجمہ ہے لیکن اس کے مترجمین نے کسی خاص اصول کی پابندی نہیں کی۔ مثلاً NIV نے عہد نامہ قدیم میں hell کی بجائے سٹائیس جگہ grave یعنی قبر لکھا ہے مگر انہوں نے صرف چھ جگہ ایسا کیا ہے۔

اس کے علاوہ ایک بات اور بھی واضح ہوتی ہے کہ نقشے میں مذکور کوئی سی دو بائبلیں بھی مکمل اتفاق نہیں کرتیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر عہد نامہ قدیم کا اپنا جداگانہ تصور جہنم ہے۔ انیسویں صدی میں شائع کیے جانے والے پروٹسٹنٹ مسیحیوں کے قدیم عہد ناموں میں جہنم کا کچھ نہ کچھ ذکر تھا جس سے اس کا کچھ تصور بھی تشکیل پاتا تھا لیکن بیسویں صدی میں انہیں کی شائع کردہ کتاب مقدس اور نیو اردو بائبل ورژن اپنے عہد نامہ قدیم میں صرف دو

جگہ یعنی ایوب ۲۶:۶ اور امثال ۱۵:۱۱ میں جہنم لکھنے پر اتفاق کرتی ہیں (۴۶)۔ ان دونوں ورز سے صرف اتنی بات واضح ہوتی ہے کہ جہنم خدا کے سامنے بے پردہ ہے اور وہ اس کے حال سے خوب واقف ہے اور بس۔ پرنسٹن مسیحیوں کی انگریزی بائبل کنگ جیمز ورژن سے اس تصور جہنم کا موازنہ کریں تو یہ صورت حال سامنے آتی ہے:

کنگ جیمز ورژن	کتاب مقدس اور نیو اردو بائبل ورژن
جہنم میں خدا کے غصہ کی آگ ہے؛ جہنم میں دکھ اور غم ہیں؛ اس کی کوئی چیز خدا سے پوشیدہ نہیں ہے؛ جہنم میں بستر بھی ہیں؛ جہنم اتنی وسیع اور کھلی ہے کہ کبھی نہیں بھرتی؛ جہنم میں کیڑے بھی ہیں جو جہنمیوں کو آگے پیچھے ہر طرف سے لپٹ جائیں گے۔	جہنم خدا کے سامنے بے پردہ ہے اور وہ اس کے حال سے خوب واقف ہے۔

جبکہ یہ تھوگ 'کلام مقدس' نے محولہ اکتیس ورز میں ہر جگہ سے جہنم کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس میں اب جہنم نہیں بلکہ عالم اسفل کا تصور ملتا ہے۔

اردو بائبلوں کے عہد نامہ جدید میں جہنم کا تقابلی تصور:

اردو میں شائع اور ہمیں دستیاب قدیم عہد ناموں میں تصور جہنم کی بحث کے بعد آئیے اب اسی موضوع کی صورت حال کو اردو ہی میں شائع کیے گئے جدید عہد ناموں میں ملاحظہ کیجئے۔ مگر پہلے درج ذیل جدول پر ایک نظر ڈال لیجئے۔

ورز/بائبل	عہد نامہ جدید ۱۸۴۲ء	عہد نامہ جدید ۱۸۶۰ء	عہد نامہ جدید ۱۸۷۰ء	کتاب مقدس ۱۹۰۰ء	کلام مقدس ۱۹۵۶ء	نیو اردو بائبل ۲۰۰۵ء
متی ۵:۲۲	جہنم	جہنم	جہنم	جہنم	جہنم	جہنم
متی ۵:۲۹	جہنم	جہنم	جہنم	جہنم	جہنم	جہنم
متی ۵:۳۰	جہنم	جہنم	جہنم	جہنم	جہنم	جہنم

متی ۲۸:۱۰	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم
متی ۲۳:۱۱	دوزخ	دوزخ	دوزخ	دوزخ	عالم ارواح	عالم اسفل
متی ۱۸:۱۶	دوزخ	دوزخ	دوزخ	دوزخ	عالم ارواح	عالم اسفل
متی ۹:۱۸	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم
متی ۱۵:۲۳	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم
متی ۳۳:۲۳	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم
مرقس ۴:۹	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم
مرقس ۴:۹	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم
مرقس ۴:۹	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم
لوقا ۱۵:۱۰	دوزخ	دوزخ	دوزخ	دوزخ	عالم ارواح	عالم اسفل
لوقا ۵:۱۲	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم
لوقا ۲۳:۱۶	دوزخ	دوزخ	دوزخ	دوزخ	عالم ارواح	عالم اسفل
اعمال ۲:۲	عالم غیب	عالم ارواح	عالم غیب	عالم ارواح	عالم ارواح	عالم اسفل
اعمال ۳:۲	عالم غیب	عالم ارواح	عالم غیب	عالم ارواح	عالم ارواح	عالم اسفل
لیقوب ۶:۳	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم
۲ پطرس ۳:۲	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم	جهنم
مکاشفه ۱:۸	عالم غیب	عالم ارواح	عالم غیب	عالم ارواح	عالم ارواح	عالم اسفل
مکاشفه ۸:۶	عالم غیب	عالم ارواح	عالم غیب	عالم ارواح	عالم ارواح	عالم اسفل

مکافہ ۱۳:۲۰	قبر	عالم ارواح	حادث	عالم ارواح	عالم اسفل	عالم ارواح
مکافہ ۱۳:۲۰	قبر	عالم ارواح	حادث	عالم ارواح	عالم اسفل	عالم ارواح

اس جدول میں مذکور عہد ناموں میں صرف ایک یعنی 'کلام مقدس' کیتھولک مسیحیوں کا ہے۔ بقیہ پانچ پروٹسٹنٹ مسیحیوں کے شائع کردہ ہیں۔ گویا یہ نقشہ پروٹسٹنٹ مسیحیوں کی فکر اور سوچ کے رجحانات کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی دس درجہ میں Hell یعنی جہنم کی بجائے (دوزخ، عالم غیب، قبر، عالم ارواح، حادث، عالم اسفل، پاتال اور موت) کل آٹھ اصطلاحات اختیار کی گئی ہیں۔ اردو ادب میں جہنم کے بدلے دوزخ کا استعمال اتنا کثیر ہے کہ یہ اصطلاح اب جہنم کا ہم معنی سمجھی اور لکھی جاتی ہے۔ لیکن بقیہ سات اصطلاحات کے معانی اور مفہیم ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں۔ اس لئے جہنم کے بدلے ان کا استعمال سوچ و فکر میں واضح تبدیلی کا آئینہ دار ہے۔

پروٹسٹنٹ مسیحیوں کے جدید عہد ناموں کے مقابلے میں کیتھولک عہد نامہ جدید صرف دو اصطلاحات 'جہنم اور عالم اسفل' استعمال کرتا ہے۔ موضوع زیر بحث کے حوالے سے کیتھولک فکر کی داخلی صورت حال کے بارے میں یہ مقالہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ انہوں اس سے قبل آگرہ سے ایک ہی عہد نامہ جدید شائع کیا تھا جو اب نادر الود وجود ہو چکا ہے۔

اس جدول سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ۱۸۴۲ء سے لیکر ۲۰۰۵ء تک شائع ہونے والے جدید عہد نامے تیس میں سے صرف تیرہ درجہ میں اتفاق کرتے ہیں۔ بقیہ دس درجہ میں ان کے باہم مخالف رجحانات واضح نظر آتے ہیں۔ ۱۸۴۲ء اور ۱۸۷۰ء میں شائع ہونے والے دو عہد ناموں میں صرف دو درجہ (مکافہ ۱۳:۲۰، ۱۴) میں اختلاف ہے ایک نے قبر جبکہ دوسرے نے حادث لکھا ہے۔ مؤرخ الذکر نے شاید Hades کو حادث لکھا

ہے۔ ان دونوں کا موازنہ ۱۸۶۰ء میں شائع ہونے والے عہد نامہ جدید سے کریں تو اختلاف چھ درمیں سامنے آتا ہے۔ عالم ارواح کے بدلے میں دونوں نے عالم غیب، قبر اور حادث کو اختیار کیا۔ ان اصطلاحات کو بیسویں صدی کی مشہور اردو پامبلوں یعنی کتاب مقدس اور کلام مقدس نے ترک کر دیا ہے۔ ان دونوں کا اختلاف عالم ارواح اور عالم اسفل کی صرف دو اصطلاحات تک محدود تھا مگر اب نیا اردو پائل مطبوعہ ۲۰۰۵ء نے hell کی بجائے پاتال، موت اور قبر لاکر باہمی اختلافات اور تنوع کی حدود کو نسبتاً وسیع کر دیا ہے۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا عالم ارواح، عالم اسفل، پاتال، موت اور قبر کی اصطلاحات باہم مترادف ہیں یا ان کے معنی اور مفہوم میں متخالف پایا جاتا ہے؟ آئیے اس سوال کے جواب پر غور کرتے ہیں۔

عالم ارواح اور عالم اسفل کیا ہیں؟

قاموس الکتاب جسے اردو خواں مسیحیوں کے ہاں ایک مستند مرجع کا درجہ حاصل ہے کے مطابق عالم ارواح:

”بدکاروں کی آخری سزا سے پیشتر مردوں کی جگہ یا حالت“ ہے؛ یہ یونانی لفظ Hades کا اردو ترجمہ ہے جو یونانی دیومالا اور بے دینوں کے افسانوں سے لیا گیا ہے؛ اور یہ کہ نئے عہد نامے میں عالم ارواح پر زیادہ روشنی نہیں ڈالی گئی۔ مزید برآں عالم اسفل کے بارے میں قاموس الکتاب میں لکھا ہے کہ یہ عبرانی لفظ شیول کا ترجمہ اور پاتال کا مترادف ہے (۴۷)۔ اور پاتال کا معنی ’سب سے نیچا جہان‘ بتایا گیا ہے (۴۸)۔

عالم ارواح، عالم اسفل اور پاتال کی اس توضیح اور تشریح کو سامنے رکھیں تو ایک یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عالم اسفل یا پاتال مردوں کی حالت نہیں بلکہ ان کی جگہ کو ظاہر کرتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ عالم ارواح اور عالم اسفل یا پاتال باہم مترادف اصطلاحات نہیں ہیں کیونکہ عالم ارواح ’مردوں کی جگہ‘ کو کہتے ہیں۔ مردوں کی یہ جگہ زمین کے اوپر، جل جانے کی صورت میں ہو یا میں اور غرق ہو جانے کی صورت میں پانی میں، درندوں کے کھا جانے کی صورت

میں اُن کے جسم کا حصہ بھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ عالم اسفل جو سب سے نیچا جہان ہے وہ زمین پر، زمین کے اوپر ہوا میں، پانی یا درندوں کے جسم میں نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح یہ سمجھنا بھی مشکل نہیں رہتا کہ موت اور قبر عالم ارواح یا عالم اسفل سے بہت مختلف ہیں۔ موت تو روح کے جسم سے اس طرح نکل جانے کا نام ہے جس کے بعد کوئی انسان اس جہان رنگ و بو میں نہیں رہتا۔ روئے زمین کی مخلوق کے درمیان اس کا خوشی، غمی، قیام و طعام، صحت و مرض، میاں بیوی وغیرہ کا معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی جائیدادیں، اس کے عہدے، معاشرے میں حاصل کیا گیا اثر و رسوخ، لین دین وغیرہ باقی نہیں رہتے۔ قبر وہ جگہ ہوتی ہے جس میں میت کو دفن کر دیا جاتا ہے۔ تجربہ شاید ہے کہ قبر سب سے نیچا جہان نہیں ہوتا۔ اس سے زیادہ نیچائی میں اور بھی کئی جگہیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً پہاڑی علاقے میں رہائش پذیر لوگ کسی پہاڑی پر قبر کھود کر میت کو اس میں دفن کر دیں تو وہ قبر سب سے نیچے تو نہیں ہوگی۔ وہ نشیبی علاقے جہاں پانی جمع ہو جانے کا یقین ہوتا ہے وہاں کے لوگ عموماً مرتفع جگہوں پر اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں۔ اس طرح قبریں سب سے نیچا جہان نہیں ہو سکتا۔ مختصر یہ کہ hell کے بدلے میں اختیار کی جانے والی یہ اصطلاحات ہم معنی اور جہنم پر دلالت کرنے والی نہیں ہیں۔ جب جدید اصطلاحات جہنم کے مترادف نہیں ہیں تو جہنم کی بجائے ان کا استعمال جہنم کے قدیم تصور میں ضرور ایک منفی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے ایک بات یہ بھی سامنے آئی تھی کہ ’کتاب مقدس‘ نے hell کے بدلے میں دس دس مرتبہ عالم ارواح لکھا ہے۔ اس سے یہ سوال ذہن میں آ سکتا ہے کہ عالم ارواح کیا ہے؟ اس کے لیے اگر ہم اُن دس مرتبہ کو یکجا کر کے دیکھیں تو یہ عالم ارواح کا یہ تصور بنتا ہے:

عالم ارواح ایسی جگہ ہے جہاں کچھ لوگ گل سڑ بھی جاتے ہیں مگر خدا اپنے مقدس لوگوں کو عالم ارواح میں سڑنے کی نوبت تک نہیں پہنچنے دیتا۔ عالم ارواح ایک جگہ سے دوسری جگہ چل کر جا سکتا ہے۔ غریبوں کی مدد نہ کرنے والے عالم ارواح میں عذاب میں بھی جتلا ہوتے ہیں۔ عالم ارواح کی

سنبھالیں بھی ہیں۔ عالم ارواح کو موت کے ساتھ روزِ محشر آگ کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا۔ کفرِ عجم عالم ارواح میں اترے گا (۴۹)۔ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے پطرس سے فرمایا: ”میں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے اور میں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا اور عالم ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئیں گے۔“ (۵۰)

دلچسپ بات یہ ہے کہ عہد نامہ جدید کی وہ ورسز جن میں ’کتاب مقدس‘ نے عالم ارواح لکھا ہے اور جن کا خلاصہ کلام ابھی اوپر پیش کیا گیا ہے کلام مقدس نے انہیں میں عالم اسفل لکھا ہے۔ اس طرح عالم اسفل کے بارے میں بھی وہی کچھ کہا جائے گا جو عالم ارواح کے متعلق کہا جا چکا ہے۔ لیکن کتاب مقدس نے عہد نامہ قدیم میں عالم ارواح نہیں بلکہ پاتال کا استعمال کر کے اختلافِ معنی کی طرف اشارہ کیا ہے مگر وہاں بھی کلام مقدس نے عالم اسفل لکھا ہے۔ گویا کلام مقدس کے مترجمین کے نزدیک عالم ارواح اور پاتال دونوں عالم اسفل کے مترادف ہیں جبکہ کتاب مقدس کے مترجمین کے نزدیک ایسا نہیں۔ ان کے نزدیک عالم ارواح اور پاتال دو مختلف امور ہیں۔ عالم ارواح والی ورسز پر ایک نظر ڈالنے کے بعد اب ہم پاتال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

پاتال کیا ہے؟

مندرجہ بالا بحث میں یہ معلوم ہوا تھا کہ کتاب مقدس نے عہد نامہ قدیم میں سوائے دو مقامات کے ہر جگہ hell یعنی جہنم کی بجائے پاتال لکھا ہے۔ اس کے بارے میں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ عہد نامہ قدیم اس اصطلاح کے بارے میں کیا معلومات پیش کرتا ہے؟ اس سوال کے جواب کی تلاش میں کتاب مقدس کی ورق گردانی کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پاتال کا استعمال صرف انہیں ورسز تک محدود نہیں ہے جن میں کنگ جمہر بائبل نے hell لکھا تھا۔ بلکہ عہد نامہ قدیم کی وہ ورسز جن میں یہ اصطلاح پائی جاتی ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ لہذا مناسبتاً معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام ورسز کو ملا کر پاتال کو سمجھنا چاہیے کہ یہ کیا ہے؟

گنتی کے مؤلف کے مطابق کچھ بدکردار لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف اٹھے اور گستاخیاں کیں۔ اس گستاخی کی انہیں سزا یہ ملی کہ زمین اُن کے پاؤں تلے پھٹ گئی اور اُن کے سب آدمیوں کو اور اُن کے مال اسباب کو نکل گئی۔ ان کے اس انجام کو جیتے جی پاتال میں سنا نا کہا گیا ہے (گنتی ۱۶: ۳۰، ۳۳)۔

پاتال ایک ایسی جگہ ہے جس میں سخت آگ جل رہی ہے۔ یہ آگ زمین کی فصلوں اور پہاڑوں کو نیست و نابود کر سکتی ہے (استثناء ۳۲: ۲۲)۔ اس میں رسے یا رسیاں بھی ہوتی ہیں جو کسی شخص کو جکڑ لیتی ہیں (۲۔ سموئیل ۶: ۲۲؛ زبور ۱۸: ۵)۔ یہ اتنی گہری جگہ ہے جو کبھی نہیں بھرتی۔

بائبل کے کاتبین خدا کے اسرار، اس کی دستوں، اس کی بلند یوں اور گہرائیوں کو بیان کرنے کے لیے پاتال سے تشبیہ دیتے ہیں (ایوب ۱۱: ۸؛ امثال ۷: ۲۰)۔ اسی طرح بنی آدم کے دلوں، ان کی آنکھوں، غیرت اور متکبر آدمی کو بھی پاتال سے تشبیہ دی گئی ہے (امثال ۱۱: ۵؛ ۲۰: ۲۷؛ غزل الغرلات ۸: ۶؛ جہنم ۲: ۵)۔

پاتال ایسی جگہ ہے جس میں قہر خدا کے ٹل جانے تک چھپے رہنے کی امید لگائی جاسکتی ہے (ایوب ۱۳: ۱۳)۔ ایک ناامید شخص ہی پاتال کی خواہش کرتا ہے؛ پاتال کے پھانک اور منہ بھی ہوتے ہیں جو بند بھی ہو سکتا ہیں (ایوب ۱۷: ۱۶؛ ۱۰: ۳۸؛ زبور ۶۹: ۱۵)۔ پاتال کے منہ پر لوگوں کی ہڈیاں ٹوٹی اور بکھری پڑی ہوتی ہیں جیسے ہل چلا کر زمین کو توڑا جاتا ہے (زبور ۱۴۱: ۷)۔ پاتال مردوں کو جینا اور سالم نگل جاتا ہے (امثال ۱۲: ۱)۔ کوئی بھی شخص اپنی جان کو پاتال میں جانے سے نہیں بچا سکتا (زبور ۸۹: ۳۸)۔ پاتال میں درد اور پھندے ہوتے ہیں اور جو لوگ اس میں جاتے ہیں وہ دکھ، غم اور جنگی میں گرفتار ہو جاتے ہیں (زبور ۱۱۶: ۳)۔ پاتال میں بستر بھی بچھائے جاسکتے ہیں (زبور ۱۳۹: ۸)۔

شریر اگرچہ خوشحالی میں زندگی بسر کرتے ہیں مگر اچانک پاتال میں اتر جاتے ہیں (ایوب ۲۱: ۱۳؛ زبور ۵۵: ۱۵)۔ یہ خدا کے سامنے عریاں ہے (ایوب ۲۶: ۶؛ امثال ۱۱: ۱۵)۔ یہ ایسی جگہ ہے جہاں شریر اور خدا کو بھول جانے والے جاں کیں گے (زبور ۹: ۱۷)۔

۱۷:۳۱)۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگ نہیں جانا چاہتے اور خدا سے اس سے بچنے کی دعا کرتے ہیں کیونکہ یہ اس کے قہر کی جگہ ہے۔ (زبور ۸۸:۶۳)۔ بیگانہ عورت کی راہیں پاتال کو جاتی ہیں (امثال ۲:۱۸)۔ جو شخص اس کے بہکاوے میں آجاتا ہے اس کے قدم پاتال میں پہنچ کر ہی رکتے ہیں کیونکہ بیگانہ فاحشہ عورت کا گھر پاتال کا راستہ ہے (امثال ۵:۵:۷:۴:۱۸)۔ پاتال کی ہوس بھی ہے جو بڑھتی رہتی ہے اور اس میں شرفاء و عوام اور عیاش اپنی رنگ رلیوں سمیت اُس میں اتر جائیں گے (امثال ۳۰:۱۶؛ یسعیاہ ۵:۱۴؛ ۱۵:۱۴؛ حقوق ۵:۲)۔ بنی اسرائیل قوم مجموعی طور پر ایک فاحشہ عورت کی طرح ہے جو اپنے آپ کو معطر و مزین کر کے بادشاہوں کے پاس جاتی ہے اور خود کو اتنا پست کرتی ہے جتنا پاتال پست ہے (یسعیاہ ۵۷:۹)۔

خود کو خدا اور الہ بنا لینے والے متکبر پاتال میں جائیں گے (حزقی ایل ۲۸:۸؛ ۳۱:۱۴)۔ پاتال ایک ایسی جگہ ہے کہ جب بدکردار لوگوں کو اس میں ڈالا جاتا ہے تو کبھی کبھی ایسا شور پیدا ہوتا ہے جس سے تمام اقوام لرزاں ہو جاتی ہیں (حزقی ایل ۳۱:۱۶، ۱۷)۔ پاتال ایسی جگہ ہے کہ جب اس میں زور آور ڈالے جائیں گے تو وہ اپنے مددگاروں اور معاہدین سے بات چیت بھی کر سکیں گے (حزقی ایل ۳۲:۲۱)۔ بڑے بڑے بہادر سپاہی اور بارعب امراء اپنے جنگی ہتھیاروں کے ساتھ پاتال میں اتر جاتے ہیں (حزقی ایل ۳۲:۲۵، ۲۷، ۲۹، ۳۰)۔

پاتال میں مڑوے گل مڑ جاتے ہیں مگر خدا اپنے مقدس لوگوں کو اس میں مڑنے نہیں دیتا (زبور ۱۰:۱۶)۔ پاتال بہت بُری جگہ ہے۔ اس حضرت داؤد علیہ السلام نے خدا سے دعا کی کہ وہ انہیں پاتال میں جانے والوں کی مانند نہ بنا دے (زبور ۱۲۸:۱)۔ جب خدا نے داؤد علیہ السلام کو شفا بخشی تو انہوں نے شکر ادا کرتے ہوئے عرض کیا اس نے ان کی جان کو پاتال سے نکال لیا (زبور ۳۰:۳)۔ لوگ پاتال کا ریوڑ اور ان کا کُسن پاتال کا لقمہ ہے؛ خدا بعض لوگوں کی 'جان کو پاتال کے اختیار سے چھڑا' لیتا ہے (زبور ۳۹:۱۴، ۱۵؛ ۸۶:۱۳)۔ کچھ لوگوں کو پاتال کے قابو اور ہلاکت سے نجات دے دی جاتی ہے (ہوسیع

وانا اور عظیم لوگ پاتال میں جانے سے بچ جاتے ہیں (امثال ۱۵:۲۴)۔ تاویب کی خاطر جن لڑکوں کو چھڑیوں کی مار پڑے گی وہ پاتال میں جانے سے بچ جائیں گے، وہاں جانے سے چھوٹ جائیں گے (امثال ۲۳:۱۴)۔ پاتال میں کوئی کام، منصوبہ، علم یا حکمت نہیں ہے (واعظ ۹:۱۰)۔

کسی کو آزمانے کے لیے پاتال سے نشان طلب کیا جاتا تھا (یسعیاہ ۷:۱۱)۔ پاتال کسی کی آمد پر استقبال کرنے کے لیے جنبش کھاتا ہے؛ اُن سب مردوں کی روجوں کو جھجھوڑتا ہے۔ جو دنیا میں رہنا تھے؛ اور مختلف قوموں کے سب بادشاہوں کو اُن کے تختوں پر سے اٹھا کھڑا کرتا ہے (یسعیاہ ۱۴:۹)۔ پاتال میں لوگوں کی شان و شوکت اور ان کے سازوں کی خوش آوازی آسانی جاسکتی ہے، اس میں کیڑے بھی ہوتے ہیں (یسعیاہ ۱۴:۱۱)۔ کچھ لوگ پاتال سے عہد و پیمان باندھا سکتے ہیں جس کی وجہ وہ سیلاب کو ان تک نہیں پہنچنے دے گا (یسعیاہ ۲۸:۱۵)۔ مگر انہیں بتا دیا گیا کہ ان کا یہ پیمان قائم نہیں رہ سکے گا اور جب سزا کا سیلاب آئیگا تو انہیں پامال کر دیا جائے گا (یسعیاہ ۲۸:۱۸)۔

پاتال خداوند کی ستائش نہیں کر سکتا (یسعیاہ ۳۸:۱۸)۔ خدا پاتال میں اتر جانے والوں کو دوبارہ بسائے گا (حزقی ایل ۲۶:۲۰)۔ کچھ لوگ خدا تعالیٰ سے چھپنے کے لیے پاتال میں جا گھستے ہیں مگر وہ انہیں وہاں سے بھی کھینچ کر نکال سکتا ہے (عاموس ۹:۲)۔ مچھلی کا پیٹ بھی پاتال یا عالم اسفل ہے۔ جب حضرت یونس نے اللہ سے فریاد کی تو انہیں پاتال سے نکال لیا گیا (یوناہ ۲:۶)۔

پاتال کو شامل یہود و سرسز ہیں جن میں کنگ جیمز بائبل پاتال کی بجائے hell لکھتی ہے۔ کتاب مقدس میں پاتال کے تصور پر ایک عمومی نظر ڈالنے کے بعد ہم اردو بائبلوں ہی میں تصور جہنم کو جائزہ لیتے ہیں۔
معاصر اردو بائبلوں میں جہنم:

مندرجہ بالا بحث میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ جدید انگریزی بائبلوں اور ان کے تتبع

میں بیسویں صدی کی اردو بائبلوں نے بھی اپنے عہد نامہ قدیم میں جہنم کے ذکر کو اکثر ورسز میں ختم کر دیا ہے۔ عہد نامہ جدید کی دس ورسز میں بھی جہنم کو حذف کر دیا گیا ہے۔ تاہم اس کی تیرہ ورسز میں جہنم کا ذکر اب بھی پایا جاتا ہے۔ ان کا بیان بالتفصیل اوپر گزر چکا ہے۔ اب یہاں آخر میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عہد نامہ جدید کی جن ورسز میں جہنم کا ذکر ملتا ہے ان کو اگر یکجا کر کے دیکھا جائے تو جہنم کی کیا باتیں سامنے آتی ہیں؟ اس سوال کے پیش نظر عہد نامہ جدید ورج ذیل معلومات فراہم کرتا ہے:

جو شخص اپنے بھائی کو احمق کہے گا وہ آتش جہنم کا سزاوار ہوگا۔ جس شخص کو اس کی آنکھ، ہاتھ یا پاؤں ٹھوکر کھلائیں یعنی گناہ کا سبب بنیں تو اسے چاہئے کہ وہ انہیں نکال کر پھینک دے ورنہ اس کا سارا بدن جہنم میں ڈالا جائے گا۔ روح اور بدن کو جہنم ہلاک کر سکتا ہے۔ یہودیوں کے ریاکار رفیقہ اور فریسی جب کسی کو اپنا مرید بنالیتے تھے تو اسے بھی جہنمی بنادیتے تھے۔ وہ جہنم کی سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔ جہنم کی آگ کبھی نہیں بجھتی۔ کسی کو جہنم میں ڈالنے کا اختیار صرف خدا کو ہے۔ لہذا صرف اسی سے ڈرنا چاہئے۔ زبان آگ ہے؛ دائرہ دنیا کو آگ لگا دیتی ہے اور جہنم کی آگ سے جلتی رہتی ہے۔ جہنم میں تاریک غار ہیں۔ (۵۱)

WWW.NAFSEISLAM.COM

خاتمہ بحث:

بائبل میں تصور جہنم کو سمجھنے کے لیے اس بحث میں انگریزی اور اردو زبان میں شائع کردہ پروٹسٹنٹ اور کیتھولک مسیحیوں کی بائبلوں کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس مطالعے میں بحث کی توجہ زیادہ تر ان چون ورسز پر مرکوز رہی ہے جن میں ۱۶۱۱ء میں شائع ہونے والی کنگ جیمز بائبل نے hell یعنی جہنم لکھا ہے۔ بحث سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بیسویں صدی عیسوی کی انگریزی اور اردو بائبلوں نے ان چون ورسز میں hell کے بجائے sheol, the realm of death, the world of dead, the depths, death, grave, the world below, hades, powers of death, death's

kingdom وغیرہ لکھ کر تبدیلی کی ہے۔ ان الفاظ اور اصطلاحات سے جہنم کے اس تصور میں لازماً تبدیلی ہو گئی ہے جو کنگ جیمز بائبل کی اساس پر تشکیل پاتا ہے۔

اسی طرح اردو بائبلوں نے hell کی بجائے کئی ورز میں جہنم لکھا ہے لیکن کئی ورز میں اس کی بجائے گور، پاتال، عالم غیب، عالم ارواح، عالم اسفل، قبر اور موت لکھ کر مختلف تصور جہنم پیش کیا ہے۔

اس مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ hell کی بجائے پاتال، عالم ارواح اور عالم اسفل استعمال کرنے میں بائبل میں متفق نہیں ہیں۔ لہذا ان کا تصور پاتال اور عالم ارواح بھی یکساں نہیں ہے۔

کیسٹوک بائبلوں میں تصور جہنم ختم ہو گیا ہے کیونکہ جہنم کی بجائے ان میں اب عالم اسفل کی اصطلاح ہر جگہ استعمال کی گئی ہے۔ بیسویں صدی عیسوی میں پروٹسٹنٹ فرقہ کی شائع ہونے والی بائبلوں کے عہد نامہ قدیم میں تصور جہنم اب تقریباً معدوم ہو گیا ہے۔

معاصر بائبلیں عہد نامہ جدید کی جن ورز میں جہنم لکھنے پر اتفاق کرتی ہیں ان میں کہیں تو یہ اصطلاح استعارۃً استعمال ہوئی ہیں اور کہیں مبہم انداز میں۔ جہنم کا تصور جس انداز سے اب بائبلوں میں ہے اُس سے انذار کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ انبیائے کرام اور رسل عظام علیہم السلام کی اہم تعلیمات اور بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ جب لوگوں کو سزاؤں کی مکمل تفصیل اور مقام سزا کا جامع اور صحیح تصور نہیں ملے گا تو وہ جرائم اور بدکاریوں سے کیسے باز رہیں گے؟ خود یہودی اور مسیحی مصادر و مراجع سے ثابت ہوا ہے کہ جہنم سے متعلقہ کچھ تفصیل یونانی دیومالا اور بے دینوں کے افسانوں سے لی گئی ہیں۔ اگر یونانی دیومالا اور بے دینوں کے افسانے ایمان و عمل کے لیے لائق اعتماد نہیں ہیں تو بائبل کی وہ باتیں جو وہاں سے لی گئی ہیں ان پر اعتماد بھی نامناسب اور خلاف دانش ہے۔

آخر میں ایک تجویز اُن مترجمین کے لیے پیش ہے جو قرآن و احادیث اور اسلامی کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرتے ہیں۔ جہنم یا دوزخ کا ترجمہ hell سے کرتے وقت یہ ذہن

میں رکھیں کہ یہودیوں اور مسیحیوں کی بائبل کا تصور جہنم وہ نہیں ہے جو قرآن وحدیث کی تعلیمات میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ اسلامی تصور جہنم کی توضیح اور تفصیل مناسب مقام پر ضرور نذر قارئین کیا کریں تاکہ وہ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائیں۔

حواشی وحوالہ جات

(۱) تفصیل کے لیے دیکھئے: Dewey M. Beegle, *God's Word into English*, (New York: Harper & Brothers, 1960), pp. 9-33; 34-54

(۲) ۱۹۰۰ء تا ۱۹۸۲ء کے تقریباً بیس سالوں میں انگریزی میں لگ بھگ ایک سو دس مختلف بائبلیں شائع کی گئیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: David Ewert, *From Ancient Tablets to Modern Translations*, (Grand Rapids, Michigan: Academic Books, 1983), pp. 250-251

(۳) تفصیل کے دیکھئے: F.F. Bruce, *The English Bible: A History of Translation from the earliest English Versions to the New English Bible*, (New York: Oxford University Press, 1st ed. 1961, 1970), pp. 96-112

(۴) تفصیل کے لیے دیکھیں: John William Burgon, *The Revision Revised*, (New Jersey: Dean Burgon society, 2nd ed. 2000)

(۵) دیکھئے: استشہاد ۳۲:۲۲؛ بائبل کی پہلی پانچ کتابوں کو توراہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عبرانی کی بات ہے کہ پوری توراہ میں جہنم کا صرف ایک بار ذکر ہے اور وہ بھی انتہائی ناقص۔ نئی اسرائیل جیسی شریہ اور خدا کی باقی قوم کو آخرت میں پھر ڈرکس چیز سے ہوگا۔

(۶) سینوئیل دوم ۶:۲۲؛ یہی گیت تقریباً لفظ بلفظ زبور ۱۸ بھی ہے؛ کتاب مقدس نے اس درس میں لفظ sorrows کا ترجمہ 'ریاں' کیا ہے۔

(۷) دیکھئے: ایوب ۱۱:۸؛ ۲۶:۶؛ بائبل کے مشہور مفسر آدم کلا راک نے ۶:۲۶ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ قدیم زمانے کے عیسائی سمجھتے تھے کہ جہنم زمین کے مرکز میں یا زمین کے بالکل نیچے ایک وسیع جگہ ہے۔

(۸) دیکھئے: زبور ۹:۱۷؛ ۱۰:۱۸؛ ۵۵:۵؛ ۸۶:۱۳؛ ۱۱۶:۳؛ ۱۳۹:۳

(۹) دیکھئے: امثال ۵:۵؛ ۷:۷؛ ۹:۲۷؛ ۱۸:۱۵؛ ۲۳:۱۱؛ ۲۳:۲۳؛ ۲۷:۲۰

- (۱۰) دیکھئے: یسایہ ۱۳:۵، ۱۳:۱۳، ۱۵:۹، ۲۸:۱۵، ۴۸:۱۸، ۵۷:۹
 (۱۱) دیکھئے: حزقی ایل ۳۱:۱۶، ۱۷:۱۷، ۳۲:۳۲، ۴۱:۲۷
 (۱۲) دیکھئے: عاموس ۲:۹
 (۱۳) دیکھئے: یوناہ ۲:۲
 (۱۴) دیکھئے: حبقوق ۲:۵
 (۱۵) دیکھئے: متی کی انجیل ۵:۲۲، ۲۹:۳۰، ۱۰:۲۸، ۱۱:۲۳، ۱۶:۱۸، ۱۸:۸، ۲۳:۱۵، ۳۳:۱۵
 (۱۶) یہ بات مختلف الفاظ کے ساتھ متی ۱۸:۹ اور مرقس ۹:۴۳، ۴۵، ۴۷ میں ہاتھ، پاؤں اور آنکھ کے بارے میں بالفاظ دیگر دہرائی گئی ہے۔
 (۱۷) یہی بات بالفاظ دیگر لوقا ۱۲:۵ میں بھی دہرائی گئی ہے۔
 (۱۸) یہی بات لوقا ۱۰:۱۵ میں بھی دہرائی گئی ہے۔
 (۱۹) دیکھئے: لوقا کی انجیل ۱۶:۲۳
 (۲۰) دیکھئے: اعمال ۲:۲۷، ۳۱
 (۲۱) دیکھئے: یعقوب کا خط ۳:۶
 (۲۲) قرآن ۶:۶۶ میں ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔
 (۲۳) دیکھئے: پطرس دوم ۲:۴
 (۲۴) دیکھئے: مکافدہ ۱:۱۸، ۶:۸، ۲۰:۱۳، ۱۳:۱۳
 (۲۵) NIV سٹڈی بائبل کے مطابق ہڈِ دون مردوں کی روحوں کے مقام (Abyss) پر ایک فرشتہ کا نام ہے۔ دیکھئے:

Kenneth Barker (ed.), *The NIV Study Bible*, (Grand Rapids, USA: Zondervan Publishing House, 1995), p. 752, n. 26:6

- (۲۶) ریویرڈ سٹینڈرڈ ورژن (The Bible, Revised Standard Version, UK, 1971) نے hell کو عہد نامہ جدید متی ۵:۲۲، ۲۹:۳۰، ۱۰:۲۸، ۱۸:۹، ۲۳:۱۵، ۳۳:۳۳، مرقس ۹:۴۳، ۴۵، ۴۷، لوقا ۱۲:۵، یعقوب کا خط ۳:۶، پطرس دوم ۲:۴ میں برقرار رکھا ہے جبکہ متی ۱۱:۲۳، لوقا ۱۰:۱۵، ۱۶:۲۳، اعمال ۲:۲۷، ۳۱، مکافدہ ۱:۱۸، ۶:۸، ۲۰:۱۳، ۱۳:۱۳ میں Hades اختیار کیا ہے اور ایک جگہ ۱۸:۱۶ میں the powers of death کو پسند کیا ہے۔
 (۲۷) نیو کنگ جیمز ورژن (The Holy Bible, New King James Version, Thomas Nelson, 1983, 1985) نے جن دروسوں میں hell کی بجائے Sheol لکھا ہے وہ

(۴۳) دیکھئے: کتاب مقدس، بائبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور، ۹۳/۹۵ سیریز۔

(۴۴) ہمارے پیش نظر کلام مقدس کا وہ نسخہ ہے جسے بارہم ۱۹۹۹ء میں ابلاغیات مقدس پولوس نے شائع کیا تھا۔ اس طبع کے تہبیدی بیان کے اختتام پر لکھا ہے: ”مترجمین کلام مقدس کا یہ نیا ترجمہ جو اصلی زبانوں کے مطابق اردو زبان میں کیا گیا ہے موشن کے سامنے پیش کرتے ہیں۔“ آخر میں ۳/مئی ۱۹۵۶ء کی تاریخ ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کلام مقدس ۱۹۵۶ء میں شائع ہو چکا تھا مگر پال ارنسٹ (۱۹۰۲-۱۹۹۱ء) کی خدا کی کتاب، ص ۶۵ پر لکھا ہے کہ موجودہ ترجمہ کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۸ء میں طبع ہوا تھا۔ یہ ان کی غلطی ہے؟ کلام مقدس کا تہبیدی بیان لکھنے والوں کی غلطی ہے؟ یا کسی جگہ کاتب کی غلطی ہے؟ اللہ اعلم بالصواب

(۴۵) برکت اللہ، حوالہ سابقہ، ص ۲۹۰۔

(۴۶) کتاب مقدس میں جہنم کا ایک اور ذکر زبور (۱۱:۸۸) میں بھی ہے لیکن کیسٹولک عیسائیوں کی بائبل کلام مقدس اس جگہ ’سوسز اوہٹ‘ (مزمور ۸۷:۸۸) (۱۲:۸۸) جبکہ نیا اردو بائبل ورژن نے اس کے بدلے میں فنا کا عالم لکھا ہے۔

(۴۷) دیکھئے: ایف ایس خیر اللہ، قاموس الکتاب، (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶ فیروز پور روڈ، بارہم، ۱۹۹۷ء)، ص ۶۲۱۔

(۴۸) دیکھئے: یونس عامر، لغات الکتاب، (لاہور: مسیحی اشاعت خانہ، ۳۶ فیروز پور روڈ، بارہم، ۱۹۹۹ء)، ص ۱۲۲۔

(۴۹) کنفرم گلیل کی جھیل کے شمال مغربی ساحل پر ایک شہر تھا۔ مسیح یسوع کے نمایاں کام اور تعلیمات کے باوجود اس شہر کے لوگوں نے توبہ نہ کی۔ چنانچہ مسیح نے پیشین گوئی کی کہ یہ جگہ مکمل طور پر برباد کر دی جائے گی۔ ان کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور یہ شہر مکمل طور پر صفحہ ہستی سے مٹ گیا۔ (قاموس الکتاب، ص ۷۹۵-۷۹۶)

(۵۰) دیکھئے: متی ۱۱:۲۳؛ ۱۶:۱۸؛ لوقا ۱۰:۱۵؛ ۱۶:۲۳؛ اعمال ۲:۲۷، ۳۱؛ مکافہ ۱:۱۸؛ ۸:۲۰؛ ۱۳:۱۳۔

(۵۱) متی ۵:۲۲، ۲۳، ۳۰؛ ۱۰:۲۸؛ ۱۸:۱۵؛ ۲۳:۳۳، ۳۴؛ ۲۵:۱۳، ۱۴؛ لوقا ۱۲:۵، ۱۳؛ ۱۴:۲۳۔